

حدیث کا بنیادی کردار

حضرت مولانا سید ابو الحسن علی حسینی ندوی

عمر بونت جسے ختم ہو جانے پر ان ترکیب
پر منتقل ہرنے کی کوئی فوادت نہیں رہی۔ منقصے
یعنی جب ان کی منسوخت باقی اور دامکی بعثت
تو وہ زمان و مدت ان کے انقلابات کے باوجود باقی
رہتی ہے۔ ان کا تسلیم قائم رہتا اور وہ سدا بہما۔
وزندہ جاوید بن جاتی ہے، جن کو کبھی زوال نہیں
ہوتا۔

(۲۱)

اسلم کے آخری اور دامکی منصب ہونے کا
ایک شوٹ یہ بھی ہے کہ یہ حادث اس کو پیش نہیں آیا۔
جس ذہنی و روحانی ماحول میں اور جن ذہنی کیفیات
کے ساتھ صحابہ کرام نے زندگی گزاری، حدیث کے

ذریعہ اس پورے ماحول کو قیامت تک کئے تھے
محققین اور اس موضوع کے ماہرین اس تجھیک
کر دیا گیا، بعد کی رسول اور صدیوں کے ایک آدمی
کے لئے بالکل ممکن ہے کہ حدیث کے ذریعہ وہ اپنے
زیادہ کے واقعات و معلومات کا موداد نہیں۔
فاصل پادری ڈاکٹر چارلس اندرسن اسکا

ماحول سے اپنا رشتہ منقطع کر کے دفعہ اس ماحول
میں پہنچ جائے، جہاں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نفس فیض موجود ہیں، جہاں رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم مصروف ہکلم اور صحابہ کرام غوش برآواز ہیں،
جہاں احکام کے ساتھ عمل کی شکلیں، اور عمل کو
شکلؤں کے ساتھ جذبات و کیفیات کے مناظر بھی نظر

کے سامنے ہیں، جہاں اس کا بھی اندازہ ہو ساتا ہے
کہ ایمان کس طرح کے اعمال و اخلاق، اور یعنی آخرت
کو ادا کیا گا سے زیادہ نہیں ہے۔
اس کے لئے ہمیں حضرت سیفی کی سیرت
کا مظاہر کافی ہے حضرت سیفی حضرت محمد صلی اللہ
علیہ وسلم سے پہلے آخری تھی ہیں اوسانی کی حلقہ بیویں
ایک اسی امت ہے جس کا علی و انتہی شرف تمام
دنیا پر رکھا ہے اسی کے ساتھ اس کی محبت و عقیدت
زندگی کے متعلق کچھ معلومات موجود ہیں، ان کی

دوسرے انبیاء اور پیغمبر مذکوب کے زیناہیں
جس سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خانگی زندگی
اور تقویٰ حیات ماضی کے ملبے کے پیغمبران ہو گئے ہیں
اوپر اکھر کا نقشہ، آپ کے رات کے معمولات آپ

کے گھروالوں کی معاشرت و معیشت اپنے آنکھوں سے
نہیں ہو سکتی، اور جن کے بغیر ایسا عالم مکمل ہی
دیکھی جا سکتی ہے، آپ کے سبود کی کیفیت آنکھوں سے
قدم ہی نہیں اٹھایا جاسکتا، اس طرح تمہیں کتاب

کے میں پانہ ممکن نہیں ہے، اور یہ بات حکمت الہی کے
ہمارک لکھنوت مکھیں آپ کی آنکھوں کو اٹھکارا اور قدم
ھیں مطابق اور نظام حامل کے قوانین کے بالکل موافق
معلوم ہوتی ہے، ایم دیکھتے ہیں اس تاریخی اور داروں کی

تجویز و مثال اور کامیابی کا کام دیں، ایک محدود
آنلا اگون عبد اشکورنا یہ (باقی مدد پر

سعدیہ حیات

محلیہ صحافت و نشریات دارالعلوم ندوۃ العلماء، تکمیل

۱۰ دسمبر ۱۹۹۳ء مطابق ۶ ربیع المحرّم ۱۴۲۵ھ

شمارہ نمبر ۳۳

جلد نمبر ۳۲



مولانا مفتی احمد ندوی
تائب ناظم ندوۃ العلماء، تکمیل

شمس الحق ندوی

اس دائرہ میں	۱۰۰ روپیے
اگر شرخ نشان	۵ روپیے
تے تو اس کا مطلب	بیر و فی مالک فناں ڈاک
بے کہ اس شمارہ پر آپ کا چندہ ختم ہو چکا	ایشانی پوری، افزیق و امریکی مالک
ہے، بہن اگر آپ چاہتے ہیں کہ دین و ادب کا	ی خادم ندوۃ العلماء، کاترہ تھان آپ کی خدمت میں
پہنچا بے تو اس ازاد چندہ سلسلہ شور و پے بڑی	پہنچا بے تو اس ازاد چندہ سلسلہ شور و پے بڑی
منی آرڈر ففر تعمیر حیات کے پستہ بردار سال	منی آرڈر ففر تعمیر حیات پوست بکس، ۹۳ ندوۃ العلماء، تکمیل
فسر مائیں	۲۵ روپیہ
بھری ڈاک جملہ	۱۰ روپیہ

منی آرڈر ففر تعمیر حیات پوست بکس، ۹۳ ندوۃ العلماء، تکمیل
ڈارٹ سکریٹری مجلس صحافت و نشریات تکمیل کے نام سے بنائیں۔
اور دفتر تعمیر حیات کے پستہ بردارانہ کریں

بے شرپا شاہیں لے آزاد پر لئیں طبع کر کے دفتر تعمیر حیات مجلس صحافت و نشریات ندوۃ العلماء، تکمیل کے لئے شاہیں

کذا ش

خط و کتابت اور منی آرڈر کو تے دقت
جو ہیں دیباخا میں پا رخیاری شہر کے
ساتھ مکمل نام و پرہیز صورتیں، خریاری
نمبر برپت کی سلپ پر رکھا بہتا ہے اگر آپ
جدید خریاریں تو اس کی صراحت صورت
کو اس سے دھری کاروں والیں آسانی
اوہ جلدی ہوتی ہے۔ سبھر

خط و کتابت اور منی آرڈر کو تے دقت
جو ہیں دیباخا میں پا رخیاری شہر کے
ساتھ مکمل نام و پرہیز صورتیں، خریاری
نمبر برپت کی سلپ پر رکھا بہتا ہے اگر آپ
جدید خریاریں تو اس کی صراحت صورت
کو اس سے دھری کاروں والیں آسانی
اوہ جلدی ہوتی ہے۔ سبھر

خط و کتابت اور منی آرڈر کو تے دقت
جو ہیں دیباخا میں پا رخیاری شہر کے
ساتھ مکمل نام و پرہیز صورتیں، خریاری
نمبر برپت کی سلپ پر رکھا بہتا ہے اگر آپ
جدید خریاریں تو اس کی صراحت صورت
کو اس سے دھری کاروں والیں آسانی
اوہ جلدی ہوتی ہے۔ سبھر

خط و کتابت اور منی آرڈر کو تے دقت
جو ہیں دیباخا میں پا رخیاری شہر کے
ساتھ مکمل نام و پرہیز صورتیں، خریاری
نمبر برپت کی سلپ پر رکھا بہتا ہے اگر آپ
جدید خریاریں تو اس کی صراحت صورت
کو اس سے دھری کاروں والیں آسانی
اوہ جلدی ہوتی ہے۔ سبھر

خط و کتابت اور منی آرڈر کو تے دقت
جو ہیں دیباخا میں پا رخیاری شہر کے
ساتھ مکمل نام و پرہیز صورتیں، خریاری
نمبر برپت کی سلپ پر رکھا بہتا ہے اگر آپ
جدید خریاریں تو اس کی صراحت صورت
کو اس سے دھری کاروں والیں آسانی
اوہ جلدی ہوتی ہے۔ سبھر

خط و کتابت اور منی آرڈر کو تے دقت
جو ہیں دیباخا میں پا رخیاری شہر کے
ساتھ مکمل نام و پرہیز صورتیں، خریاری
نمبر برپت کی سلپ پر رکھا بہتا ہے اگر آپ
جدید خریاریں تو اس کی صراحت صورت
کو اس سے دھری کاروں والیں آسانی
اوہ جلدی ہوتی ہے۔ سبھر

خط و کتابت اور منی آرڈر کو تے دقت
جو ہیں دیباخا میں پا رخیاری شہر کے
ساتھ مکمل نام و پرہیز صورتیں، خریاری
نمبر برپت کی سلپ پر رکھا بہتا ہے اگر آپ
جدید خریاریں تو اس کی صراحت صورت
کو اس سے دھری کاروں والیں آسانی
اوہ جلدی ہوتی ہے۔ سبھر

خط و کتابت اور منی آرڈر کو تے دقت
جو ہیں دیباخا میں پا رخیاری شہر کے
ساتھ مکمل نام و پرہیز صورتیں، خریاری
نمبر برپت کی سلپ پر رکھا بہتا ہے اگر آپ
جدید خریاریں تو اس کی صراحت صورت
کو اس سے دھری کاروں والیں آسانی
اوہ جلدی ہوتی ہے۔ سبھر

خط و کتابت اور منی آرڈر کو تے دقت
جو ہیں دیباخا میں پا رخیاری شہر کے
ساتھ مکمل نام و پرہیز صورتیں، خریاری
نمبر برپت کی سلپ پر رکھا بہتا ہے اگر آپ
جدید خریاریں تو اس کی صراحت صورت
کو اس سے دھری کاروں والیں آسانی
اوہ جلدی ہوتی ہے۔ سبھر

خط و کتابت اور منی آرڈر کو تے دقت
جو ہیں دیباخا میں پا رخیاری شہر کے
ساتھ مکمل نام و پرہیز صورتیں، خریاری
نمبر برپت کی سلپ پر رکھا بہتا ہے اگر آپ
جدید خریاریں تو اس کی صراحت صورت
کو اس سے دھری کاروں والیں آسانی
اوہ جلدی ہوتی ہے۔ سبھر

خط و کتابت اور منی آرڈر کو تے دقت
جو ہیں دیباخا میں پا رخیاری شہر کے
ساتھ مکمل نام و پرہیز صورتیں، خریاری
نمبر برپت کی سلپ پر رکھا بہتا ہے اگر آپ
جدید خریاریں تو اس کی صراحت صورت
کو اس سے دھری کاروں والیں آسانی
اوہ جلدی ہوتی ہے۔ سبھر

خط و کتابت اور منی آرڈر کو تے دقت
جو ہیں دیباخا میں پا رخیاری شہر کے
ساتھ مکمل نام و پرہیز صورتیں، خریاری
نمبر برپت کی سلپ پر رکھا بہتا ہے اگر آپ
جدید خریاریں تو اس کی صراحت صورت
کو اس سے دھری کاروں والیں آسانی
اوہ جلدی ہوتی ہے۔ سبھر

خط و کتابت اور منی آرڈر کو تے دقت
جو ہیں دیباخا میں پا رخیاری شہر کے
ساتھ مکمل نام و پرہیز صورتیں، خریاری
نمبر برپت کی سلپ پر رکھا بہتا ہے اگر آپ
جدید خریاریں تو اس کی صراحت صورت
کو اس سے دھری کاروں والیں آسانی
اوہ جلدی ہوتی ہے۔ سبھر

خط و کتابت اور منی آرڈر کو تے دقت
جو ہیں دیباخا میں پا رخیاری شہر کے
ساتھ مکمل نام و پرہیز صورتیں، خریاری
نمبر برپت کی سلپ پر رکھا بہتا ہے اگر آپ
جدید خریاریں تو اس کی صراحت صورت
کو اس سے دھری کاروں والیں آسانی
اوہ جلدی ہوتی ہے۔ سبھر

خط و کتابت اور منی آرڈر کو تے دقت
جو ہیں دیباخا میں پا رخیاری شہر کے
ساتھ مکمل نام و پرہیز صورتیں، خریاری
نمبر برپت کی سلپ پر رکھا بہتا ہے اگر آپ
جدید خریاریں تو اس کی صراحت صورت
کو اس سے دھری کاروں والیں آسانی
اوہ جلدی ہوتی ہے۔ سبھر

خط و کتابت اور منی آرڈر کو تے دقت
جو ہیں دیباخا میں پا رخیاری شہر کے
ساتھ مکمل نام و پرہیز صورتیں، خریاری
نمبر برپت کی سلپ پر رکھا بہتا ہے اگر آپ
جدید خریاریں تو اس کی صراحت صورت
کو اس سے دھری کاروں والیں آسانی
اوہ جلدی ہوتی ہے۔ سبھر

خط و کتابت اور منی آرڈر کو تے دقت
جو ہیں دیباخا میں پا رخیاری شہر کے
ساتھ مکمل نام و پرہیز صورتیں، خریاری
نمبر برپت کی سلپ پر رکھا بہتا ہے اگر آپ
جدید خریاریں تو اس کی صراحت صورت
کو اس سے دھری کاروں والیں آسانی
اوہ جلدی ہوتی ہے۔ سبھر

خط و کتابت اور منی آرڈر کو تے دقت
جو ہیں دیباخا میں پا رخیاری شہر کے
ساتھ مکمل نام و پرہیز صورتیں، خریاری
نمبر برپت کی سلپ پر رکھا بہتا ہے اگر آپ
جدید خریاریں تو اس کی صراحت صورت
کو اس سے دھری کاروں والیں آسانی
اوہ جلدی ہوتی ہے۔ سبھر

خط و کتابت اور منی آرڈر کو تے دقت
جو ہیں دیباخا میں پا رخیاری شہر کے
ساتھ مکمل نام و پرہیز صورتیں، خریاری
نمبر برپت کی سلپ پر رکھا بہتا ہے اگر آپ
جدید خریاریں تو اس کی صراحت صورت
کو اس سے دھری کاروں والیں آسانی
اوہ جلدی ہوتی ہے۔ سبھر

خط و کتابت اور منی آرڈر کو تے دقت
جو ہیں دیباخا میں پا رخیاری شہر کے
ساتھ مکمل نام و پرہیز صورتیں، خریاری
نمبر برپت کی سلپ پر رکھا بہتا ہے اگر آپ
جدید خریاریں تو اس کی صراحت صورت
کو اس سے دھری کاروں والیں آسانی
اوہ جلدی ہوتی ہے۔ سبھر

خط و کتابت اور منی آرڈر کو تے دقت
جو ہیں دیباخا میں پا رخیاری شہر کے
ساتھ مکمل نام و پرہیز صورتیں، خریاری
نمبر برپت کی سلپ پر رکھا بہتا ہے اگر آپ
جدید خریاریں تو اس کی صراحت صورت
کو اس سے دھری کاروں والیں آسانی
اوہ جلدی ہوتی ہے۔ سبھر

خط و کتابت اور منی آرڈر کو تے دقت
جو ہیں دیباخا میں پا رخیاری شہر کے
ساتھ مکمل نام و پرہیز صورتیں، خریاری
نمبر برپت کی سلپ پر رکھا بہتا ہے اگر آپ
جدید خریاریں تو اس کی صراحت صورت
کو اس سے دھری کاروں والیں آسانی
اوہ جلدی ہوتی ہے۔ سبھر

خط و کتابت اور منی آرڈر کو تے دقت
جو ہیں دیباخا میں پا رخیاری شہر کے
ساتھ مکمل نام و پرہیز صورتیں، خریاری
نمبر برپت کی سلپ پر رکھا بہتا ہے اگر آپ
جدید خریاریں تو اس کی صراحت صورت
کو اس سے دھری کاروں والیں آسانی
اوہ جلدی ہوتی ہے۔ سبھر

پس منظر

۰۰۰

(مولانا فاسیل) محمد رابع حسنی ندوی

ادارہ

ندوۃ العلماء پر پوسچاپی تجزیہ

ہندوستان میں وشوہد و پریش اور شیو مینا کے زور پر اور شمالی ہندوستان میں اثر و سوچ بڑھائیں کے وقت سے ہندوستان میں جاری جاذبہ و فرقہ پرست پالیسی کو فروغ میونے والا جس میں مسلمانوں کو اس ملک میں خدا اور غیر ملکی ایجنت قرار دینے اور اس سراسر بے نیاد ایام کو حقیقت بلنے کی کوششیں شروع ہو گئیں اور اسی کے ساتھ ساتھ آر۔ اس ایس کی طرف سے ہندو نوجوانوں کو ورزش کے نام سے فوجی اور جنگی پرورشیں کا اہتمام پڑھیں اور شہروں شہروں محلے محلے ان کی شاکھائیں لئے گئیں جن میں جسمانی تربیت کے ساتھ ذہنی تربیت کا اہتمام بھی کیا جاتا ہے۔ یہ ذہنی تربیت اخلاقیات پر مشتمل ہوئی ہے کہ مسلمانوں نے اپنی حکومت کے کمی سوال کے درمیان ہندوؤں پر ظلم کیا اور زبردستی ان کا منہب بدل لایا اور ان کو بے عزت کیا ہے۔

اکر۔ ایس کی جماعت دراصل ہندو قوم کی برتری جو اصل اس کی اعلیٰ ذات کے اندر میں ود رکھی گئی ہے اور دوسری قوموں کی کمری کے حاس پر مبنی ہے اس احساس کو فاسق بنایا گیا ہے اور اسی فلسفہ کے مطابق ہندو و خیر مدد و تعلقات کی تشریح کی جاتی ہے اور اسی تشریح کے مطابق عمل ہوتا ہے اور پوچھی جھاتی پاری وغیرہ، اور یہ سب سنگھ پر یوار کے نام سے موسم کی جاتی ہے۔

سنگھ پر یوار کی بہت کوششوں سے آر۔ ایس۔ ایس کے خیالات ہندوؤں کے ذہنوں میں اتنے پھیل گئے ہیں کہ گورنمنٹ کے ملازمین، تعلیمی پول کے اساتذہ، پریس کے لوگ اور بعض ان جماعتوں کے بہت سے قالمیں بھی متاثر ہو چکے ہیں جن جامعوں کے سلیمانی کی ایک طویل تاریخ ہے اور جو ہندوستان کے سیکولر دستور کی پاسبان بھی سمجھی جاتی ہیں اور ان کے تعدد افراد کا ظاہر باطن بھی مختلف ہے۔

اکر۔ ایس کے خیالات کے روایج پا جانے سے ہندوستان کی غیر مندو تو میں اور جماعتوں ایک عجیب و غریب صورت حال کا شکار ہو رہی ہیں۔

ان کے افراد کو قدم پر اپنے جان و ممال و عزت کی حفاظت کا مسئلہ پیش آگیلے ہے۔ یہ حفاظت حکومت کی ذمہ داری ہے، حکومت کے کارندے اس کو ایام دیتے ہیں اور پڑھیں لکھ طبقے رہنمائی اور مدد ملتی ہے، لیکن جب یہ سب طبقات ایک مخصوص معاذان جذبہ و احساس سے متاثر ہو گئے ہوں تو مجھ پر خبر نہ دو تو ہوں کے افراد اور ان کے ادارے ہر وقت خطرات میں گھر کر رہ جاتے ہیں۔ سنگھ پر یوار کی طرف سے فی الوقت خاص طور پر مسلمانوں کو اور عام طور پر تمام غیر مندوں کو ملک کا باغی اور ملک دشمن طاقتوں کا حامی قرار دیا جا رہا ہے اور اس الزام کو تحقیقت ملتے ہوئے ان کو ان فوائد اور سہولتوں سے محروم کرنے کی پوچش کی جا رہی ہے جو دستور کے مطابق ہندوستان کے تمام شہروں کو حاصل ہیں۔ اقصادیات میں سیاست میں اور عام زندگی میں ایک آزاد ہنگ کے باہر ہے ہونے کے تعلق سے جو حقوق حاصل ہوتے ہیں، ان سب میں مسلمانوں کو سچھے ذلتی کی کوششیں کی جا رہی ہیں اور ان کوششوں کے لئے باعیان عمل کے ازام کام لئے کی کوشش کی جاتی ہے۔ مسلمانوں کی بڑی تعداد کو یا غیاز سرگرمیوں میں ملوث ہونے کا بے تکلف ایام لگادیا جاتا ہے ایک آواز کیسی سے الحقی ہے اور فوراً بلا کسی تحقیق کے پریس اس کو دہراتے لگتا ہے اور حکومت کا تحقیقی ادارہ اٹلی صیس ڈیار ٹینٹ حرکت میں آئے لگتا ہے اور چونکہ سلسہ النبی پر بدینگ سے کافر میں اصلاح معاشرہ کی حیثیت سے دیکھا جاتا ہے اور ان کے معاملات کی ایک احمدیہ میں یہی احساس پیدا رہتا ہے۔

لاصر کچھ عرصہ سے پاکستان کی اٹلی جس سروس کے بارے میں پروپیگنڈا کیا جانے لگا کہ وہ ہزاروں کی تعداد میں ملک کے اندر پھیل گئے ہیں اور

عالمی خبریں

شرط انجیسی

- ۱۔ پاچ کاپی سے کم کی انجیسی جاری نہیں کی جاتی۔
- ۲۔ نی کاپی = زارو پس کے حساب سے زر حضانت پیشی روانہ کرنا ضروری ہے۔
- ۳۔ کمیشن بوابی خط سے معلوم کریں۔

نرخ اشتہار

- ۱۔ تعریف حیات کافی کام فی سیٹھی میٹر = R. 20/-
- ۲۔ کمیشن تعداد اشاعت کے مطابق ہو گا جو آرڈر دینے پر منصوب ہو گا۔
- ۳۔ اشتہار کی نصف رقم پیشی جمع کرنا ضروری ہے۔

بیرون ملک نمائندے

Mr. TARIQUE HASAN ASKARI Sb.
P.O.Box No. 842
MADINA MUNAWWARAH - (K.S.A.)

۱	حضرت ولانا ابو حسن علی ندوی	حدیث کابنیادی کردار
۲	محمد رابع حسنی ندوی	ندوۃ العلماء پر پوسچاپ
۳	مولانا ابو حسن علی ندوی	پیغام
۴	عشرت علی صدیقی	فلک بلا پھر آخر.....
۵	حیات اللہ انصاری	شرمناک واقعہ
۶	مولانا ابراہما الحق صاحب	خط
۷	مولانا مرغوب الرحمن صا	خط
۸	مولانا رضوان القاسمی	انسان دوستی....
۹	مولانا ابو حسن علی ندوی	اسلام کا پیغام امریکی کے لئے
۱۰	ادارہ اظہار شکر	قطر
۱۱	مولانا تقی عثمانی صاحب	آزادی نسوان
۱۲	محمد طارق ندوی	سوال و جواب
۱۳	محمد حسنی ندوی	میر پڑی میں اصلاح معاشرہ
۱۴	امرویکہ	اسلام کا پیغام نوجوانوں کے لئے ترجمہ: محمد احمد
۱۵	عبدالعزیز اشرف ندوی	عالمی خبریں

Dr. A. M. Siddiqui Sb.
98- Conklin Ave.
Woodmere
New York 11598. (U.S.A.)

ان لوگوں اور ان کے اعزہ کے دلوں میں اپنے ان شہ خواہی کے بساں میں اور ان کے سامان کو تحقیق تو پہنچ رکھ دے ہیں، ان کی تلاش و تحقیق کے نامے دینی مدد سول کے اندر اور مسلمانوں کی بڑی آبادی دلیل استیوانوں کے اندران کا پایا جاتا یادہاں کے دلوگوں کا ان سے ربط ہوتا تھا کہ یہ جس دی پارٹی کے انتظامی کے افراد اس کے انتی جس دی پارٹی کے نامے زیادہ ہیں، اتنی بڑی آبادی کے دلوں میں دے رفیض کرنے لگے، اسی صحن میں دینی مدد سول کے انتظامی کے افراد اس کے انتی جس دی پارٹی کے نامے زیادہ ہیں، اتنی بڑی آبادی کے دلوں میں دے رفیض کرنے لگے، اسی صحن میں دینی مدد سول پر جھلپی ڈالے جانے لگے کہ شاید کوئی بائی وہاں اپنی ملک دشمن سرگزیوں کے ساتھ پڑھ لیا جائے اور اکثرت کے افراد کی معتمد بر تعداد کی طرف سے خلک کی رکھا ہے پنے پیران سے شکایت ہو ملک کے مفاد میں کو جو مسلمانوں کی اپنے دینے والیں کا نہیا ذریعہ ہے تو قبل اس کے کام اذم کی تحقیق کا پتہ چل رہے کے باوجود منسوخ اور اخلاقی طور پر ملکوں کا جموعہ بن جائے گا، اٹلی جس دی پارٹی ندوہ العدا میں چھاپے مارنے سے قبل مسلمانوں پر اذام لگانے اور اس کی تحقیق کے لئے دینی مدرسہ کے کسی طالب علم یامدرس کو پریشان کرنے کا کام دینی درسگاہوں ہیں کر چکا تھا، اور برائیے چھاپے میں اس کو کوئی مستند بخبر نہیں مل سکی اور وہ ثابت بھی نہ کر سکا کہ وہ جس قبول کر سکتا ہے اور زبردشت، اگر یہ سلسلہ قائم رہتا ہے تو ملک ایک ایسے بڑے بھوکھاں میں مبتلا ہو جائے گا جو ملک کو بالکل تباہ کر دے گا۔

سوویت روس جسی ہلکی طاقت نے پر ندوہ میں چھاپے مارنے سے جنبدن قبل ہلکی طاقت نے پر ندوہ میں چھاپے جانے کی آئی رہی ہیں لیکن ان کے بڑی ثابت ہونے کی خیز نظر حام پہنچیں آئی۔ پھر سال بھی کوشش کی کہانی آفیلیتوں کو ان کے اپنے دفتر کے ذمہداروں سے بھصن نامول کے لاکھوں قتل کئے گئے، اور لاکھوں کے جان و مال عزیز بات نے پاک بظاہر مسلمان والپس گئے اور دفتر کے ذمہداروں نے ان کی طرف سے دریافت کے ہر موقع پر تباہ حال ہوا اور اس کا شیرازہ بھزگیا۔ کیا جس کوشش میں روس جیسا ملک کامیاب نہ ہو سکا میں پھر تحقیق کرنے کی اور لااؤشوکر کے ساتھ اس کی شدید تاریکی میں حل کوڑہ ہوئے اور صرف چند جلوہ میں مسلمان صوف پاچ سلت کو فتح اور نہدوہستان میں پندرہ بیس کروڑیں، لیکن انہوں اسی کاری پاریسی خود ملک کے حصول کی خاطر صرف پوچھ گئے کے لئے مجرموں کی بیان کو کسی دوسری قومیت کا حصول بھی ناقابل ہلکی طرح پورے کرو کر ملک کو پہنچے جانے کی طور پر بے باخی اور ملک دشمن سرگزیوں کا بشرت مسلمانوں کیا تھی؟ کیا پر امن طریق سے یہ ممکن نہ تھا؟ کیا کبھی پہنچانے والے ہمیں ایجاد اور پس جو بھی فوائد اس کا فائدہ تو کچھ نہیں ہے لیکن پہنچانے والے ہمیں ایجاد اور پس جو بھی فوائد

حضرت مولانا مصطفیٰ ابوالحسن علیٰ تاریخی کائینات

۱۹۹۳ء، نومبر ۱۹۹۴ء کوئی دہلی رام بیانگرا مذکور کے عظیم اشان جلسیں زادکو نسیمگاری نے حضرت مولانا مصطفیٰ ابوالحسن علیٰ ندوی کا پیغام پڑھ کر سنایا۔ اس جلسے میں دینی علما بحث رجیسٹر پالٹ کئی صوبے کے وزراء، علمی ورثتے سے زادہ بصرت پاریست نے شرکت کی۔ فرماتے دیوبیت کے خلاف تحریک دار مکاک کے مشہور ترین ملکوں کا نام جناب مولانا عبد المکری پاک یحییٰ صاحب نے بھی جلسہ کو خطاب کیا۔

ادارہ

یہیں اب اپنے دل پر باقاعدہ کر کر اسلام بخواہی کے خوبی اور کمال کی قدر اور پرور و چسائیگی کے بخواہی اور احترام میں مشہور بلکہ قرب الہشی تھا۔

اب فرقہ وارانہ ضمادات، انسان کشی اور بامی افسوس اور اس سے آنکھ بڑھ کر علاج جسمانی طور پر تسلی کشی (GENOCIDE) اور فرشتہ اور منسوخے کے اعتبار سے غافلیت، سانی، غلبی، تہذیبی، تسلی شیعیہ آمادہ حلوم ہوتا ہے۔ اور یہاں اب ان تین بیانوں کے بخاطے جو اس ملک کے بقا و ترقی کے لئے تجویز کی گئی تھیں یعنی جمہوریت (DEMOCRACY) اور عدم تشدد (NON-VIOLENCE) اور تامدیت یکورزم (SECULARISM) ایس ملک کے چار عبور بن گئے ہیں۔ ایک دوست ایک طاقت، ایک سیاست اور ایک فرقہ واریت جن کے ساتھ حکمکاری اور ان کو یادیت کے لیے سب کچھ کو گزینے کے لیے ہر شخص تیار ہے۔ اور افسوس ہے کہ اس کی قیمت اور تقدیر والبستہ ہے، اپنے کچھ یا خرچا لہ کا انتہا کرنا چاہتا ہوں شاید وہ کسی کے دل سے اس طبیں و عریض ملک میں جو اپنی ایک شاندار تاریخ رکھتا ہے اور جہاں بہت کے گیت ہر جگہ نہیں جلتے اس کی وجہ سے ملکوں میں ہندوستان کے نام ہی کی عزت نہیں ہوئی، سرہندوستانی کو عزت و احترام کی ایک تعلیمات، ہدایات اور شاہزادے مالا مال تھے وہاں حصیر سے حیرت دوست اور قمر کے لیے بے کناء اور بے بس رکیوں اور دہنیوں کو جمع اوقات جمع ہیں اس موقع پر اس شہر کے جہاں آپ رب نسلوں، نہ ہوں، زبانوں اور تہذیبوں کا مرکز رہے گا یہ ایک بھول نہیں بلکہ چھوپوں کا کلدستہ، ایک سایہ و ایک بائسر درخت نہیں، بلکہ بے شمار سایہ دار لگی ہائے رنگ رنگ ہے زندتِ چمن دنیا کو مذاہب، نسلوں، زبانوں اور ملسفوں کے

حضروات! میں اس عظیم و ویع مجسمے نے فائدہ کا احترام اور قدر کرتے، ایک دوسرے کی عزت و ابادت نامہ دیتے یکورزم (SECULARISM) میں اس کے اہم ترین ضرورت کو پورا کرنے کے اپنی عزت و ابرو بھجنے اور ملک کے مسائل اور مصائب ہی نہیں، سیروں و دنیا، اقوام و ممالک اور انسان نسل کے مسائل و معاشرہ کا مستقبل ہی نہیں ہوا ہے جس سے اس ملک و معاشرہ کا مستقبل ہی نہیں دینے، ظلم و ناالنصافی سے روکنے، مظلوم کی مدد کرنے اس کی قیمت اور تقدیر والبستہ ہے، اپنے کچھ یا خرچا لہ کا انتہا کرنا چاہتا ہوں شاید وہ کسی کے دل سے اس ملک کی تاریخ میں کمی بار ہوائے، اور اس نے لگ جائیں اور وہ اس ملک کو اختلاف اور انتشاری سے نہیں نسل کشی (GENOCIDE) بلکہ خود کشی (SUICIDE) سے بچا سکے۔

حضروات! یہ ایک خدائی نیصد اور تقدیری بات ہے (جس میں بہت سی حکمتیں اور حمیں شامل نکاہ سے دیکھا گیا ہے۔) میں اس موقع پر اس شہر کے جہاں آپ رب یاں) کے ہمارا یہ دلیش ہندوستان مختلف قوموں۔ جمع ہیں، بلند پایہ شاعر اس تاریخ و ترقی کا وہ خسر پڑھوں گا جس کو مولانا آزاد نے بھی اپنی تحریر وہ میں نقل کیا ہے۔ سایہ و ایک بائسر درخت نہیں، بلکہ بے شمار سایہ دار کرنے والے ہمیں بلکہ چھوپوں کا کلدستہ، ایک سایہ و ایک بائسر درخت نہیں، بلکہ بے شمار سایہ دار کیا تھی؟ کیا پر امن طریق سے یہ ممکن نہ تھا؟ کیا کبھی پہنچانے والے ہمیں ایجاد اور پس جو بھی

* دوست مولانا مصطفیٰ ابوالحسن علیٰ تاریخی اے ذوق اس چمن کو ہے زیرِ اخلاف سے کوچوڑا جاتا ہے، نہ حصوم بھوں پر حرم کھایا جاتا ہے کوچوڑا جاتا ہے، نہ حصوم بھوں پر حرم کھایا جاتا ہے اے ذوق اس چمن کو ہے زیرِ اخلاف سے

لکھنؤ کے سانچے پر ملک کے اندر اور باہر
تک موجود بہ سرکاری افسوں کے اس جھوٹ کو
کیا جا رہا ہے۔ دو نوں جگہ کی حکمران پارٹیاں اور افسر
کی طرف سے افسوس اور ایک طرح سے نہادت کا اعلیٰ ادارہ
تھی ثابت کرنا ممکن ہی نہیں تھا۔ اسی نے ہوم سکریٹی
اس کا اندازہ ریکٹی اور مرکزی حکومتوں کو واردات
نے ندوہ جا کر اس کے ناظم مولانا سید ابوالحسن علی
کے چند بھائیوں کے بعد اور رد عمل کے اطہار کی اخباروں
ندوہی سے معافی مانگ لی اور ۲۳ نومبر کو ریاستی حکومت
میں اشاعت سے پہلے ہی ہو گیا تھا چنانچہ دونوں
کے محلہ دانہار کے ایک ترجمان نے وضاحت کر دی تھی
کہ طلبانے مذکورہ واردات میں گویاں نہیں یافتی تھیں۔
کے علم کے بغیر کی گئی ہے لکھنؤ پولیس کے ایک کپتان
کی اس وقت پڑھا تھا جب میں دوسری جگہ عظیم
کی کوشش کی کہ یہ کارروائی ان کی منظوری بلکہ ان
میں ایک دنی کا حکم اور خلطاں کا حکم ایک دنی کا حکم
میں اشاعت سے پہلے ہی ہو گیا تھا چنانچہ دونوں
کے چند بھائیوں کے بعد اور رد عمل کے اطہار کی اخباروں
کے چند بھائیوں کے بعد اور رد عمل کے اطہار کی اخباروں
فوری اور گہری تشویش اور غم و غصہ کا اعلیٰ ادارہ کیا گیا ہے

گناہ لذت

اور ایک انپکٹر کا تبادلہ کر دیا گیا پولیس کے ہاتھوں اور اس کی طرف سے داعنی جانے والی گولیوں سے ندوہ میں جو توڑ بچوڑ ہوئی تھی اس کے تاثران کے لئے ایک لاکھ روپیہ سپش کیا گیا۔ دوزخی طبار کے لئے بچا س بچا س ہزار روپے کی امداد کا اعلان کر دیا گیا اور جن سات طلباء کو جھاپ مار پولیس پکڑ لے گئی انھیں ابتدائی پوچھ گئے اور مار پیٹ کے بعد رہا کر دیا گیا یہی نہیں بلکہ ان کے بے قصور ہنے کا اعتراف بھی کر دیا گیا اکہ ہمارا منصوبہ غلط ہو گیا اس لئے کروہ ملا ہی نہیں جس کی تلاش تھی۔

اطهار ندامت

غلط چال کا جو بھونڈا نتیجہ برآمد ہوا ہے اور پولیس کے غلط اقدام اور طریقے سے نصرتِ مرکزی اور ریاستی حکومتوں ملکہ ملک و قوم کی بوجینامی اور رسوانی ہوئی ہے اس نے ملک کے لوگوں کو دہلا دیا ہے، مرکزی اور ریاستی حکومتوں پر چھاپے ماروں کی گویوں کے نشان ہیں۔ البتہ ابھی مارنا ہے۔

یوسف جمیل جامعی

چل پڑا ہے دہشتؤں کا سلسلہ
چھپان ماری آپ نے ندوہ کی خاک
سینہ ندوہ کو حچلنی کر دیا
اس کو دھا دا ہم کہیں یادھاندی
بھیوں اجازت لیں کسی سے یہ شریف
ہر ادا اب ہو گئی ہے مشتبہ
قدرتیوں کی بات کیا کیجئے جناب
منصفو! آؤ ذرا انصاف دو!
ہے بڑا نازک نہ چھیر دیوں اے
کون ان پر دوستو! تکیہ کرے
قائدینِ ملتِ اسلامیہ

بنائیں گے، اور تجھی ذات دالے، (اور یہاں پہنچے
پہنچے الفاظ اپنے مذہب کی تعلیم اور عمل سے محدود رت
کرتے ہوئے کہے جا رہے ہیں) اونچی ذات والوں
سے استھام لینا شروع کر دیں گے، اور یہ ملک
خانہ جنگی برادر کشی، اور ہم دہن و ہم مذہب
انسانوں کے قتل و غارت گرنی کا ایک میدانی
بن جائیگا۔ اس یہے باہمی سافرت، انسان دشمنی

دعا مختصر

اسی نقطہ آغاز (STARTING POINT) پر روکنے کی فرورت ہے، ورنہ اگر یا نی سر سے او شیخا ہو گیا اور آگ میدان میں پھیل گئی تو پھر اس ملک کونہ کوئی فوجی طاقت بچا سکتی ہے زندگی سیاسی حکمت علی، آخر میں اقبال کا یہ شعر

اور حیرت بالائے حیرت ہے کہ اس طبے چوڑے
ملک میں جہاں بڑی سے بڑی تعلیم کا ہیں بھی ہاں
اور حبادت خانے بھی اور آشرم بھی، پہاں آدم
بھی میدان میں آئے والے اور اس صورت حال کو
پرلنے کے لیے جان کی بازمی لگادینے والے اور
کم از کم گاندھی جی کی طرح اپنی جان و صحت کو خط
میں ڈالنے والے اور پید یا ترا اور مرن برقرار رکھنے
والے بھی نظر نہیں آتے، میں بڑی محذرت اور
ندامت کے ساتھ یہ کہنے کی حراثت کرتا ہوں کہ
اس سے کم درج کے مظالم اور سفاکیوں کے نتیجے
میں بعض بعض ملکوں اور تہذیبوں پر تقدیر
النصاف الہی نے قلم بھیڑ دیا، اور تاریخ میں هر فر
ان کا نام باقی رہ گیا۔
اس پیغام کی تقدیر سے طوالت اور محذرت

The banner features a large, stylized calligraphic inscription in black ink on a textured, yellowish-brown background. The main text is written in a flowing, cursive script. Above the main text, there is a smaller, more formal calligraphic element. A diagonal green ribbon with white Arabic text runs across the top left of the banner.

نہیں ہو گا وہ غیر متوازن اور غیر قدرتی ہو گا۔
ندو سے کے حادثے کے اثرات میں ایک جتنا بھی

ندو سے کے حادثے کے اثرات میں ایک چیز لایسی بھی ہے جس پر ہم کو بہت سرت ہوتی ہے وہ یہ کہ اس حادث کے رد عمل میں سدانوں نے ٹیکنیک میں آگر کوئی افسوسناک حرکت نہیں کی۔ یہ واضح رہے کہ کوئی بھی فرود ہواں میں کبھی متوازن نہیں ہوتے ہیں ان میں جذباتی اور زبردست افراد بھی ہوتے ہیں اور الیسے بھی

آ جکل جکہ ملک پر کل ہند کا نگر س کل اور
اتر پر دیش پر قوی پارٹیوں کی تحدیدہ حکومت ہے ایسے
زمانے میں ندوہ اعلما کے ایسے عالی شہرت کے ادارے
پر پولیس کا حملہ برا شرمناک واقعہ ہے ہماری تظہیں تلاش
کرتی ہیں کہ اس واقعہ کے تہہ میں کیا ہے یہ بات کہ
حکومت کو شبہ تھا کہ اس ادارے میں پاکستانی جاسوس
چھپے ہوئے ہیں یہ باکل اطمینان بخشنہ نہیں ہے اگر ایسا
ہوتا بھی ہے تو اس کی تحقیقات بلاہنگامہ میاٹے آسانی
سے کی جا سکتی تھی۔ جاسوس جس ادارے میں بھی ہوں گے

ان کی نقل و حرکت میں کوئی نہ کوئی بات ایسی ضرورت ہوگی جو شکوہ پیدا کرے گی مثلاً وقت بے وقت مشکل کو لوگ ان سے ملنے آئیں گے اور کبھی کبھار وہ خود بھی مشکل کو لوگوں سے ملنے جائیں گے ایسی متعدد باتیں جب ہوں گی تو دوسرے طلباء کی توجہ ضرور ان لوگوں کی طرف جائے گی اور ہٹول کے نگران صاحبان بھی ایسی باتوں کو دیکھیں گے پھر یہ سب لوگ کھٹک جائیں گے اور اپنے طور پر پچھے بھی کریں گے۔ یہ بھی ضروری ہے کہ ایسی باتیں کسی نہ کسی طرح سی آئی ڈی کے تک تو ضرور وہ کہہ بکہ انکت: اتنے خدا ہی نظماً ۳۱۴ آجاتی، اگر نہ، ۳۲ کمک اسی وجہ پر

پندره روزه تعمیره حیات

یک تحریک ہے، اس کی
ویسیع اشاعت میں حصہ ہیں۔

لکھنؤ اور بنگلور دونوں حادثوں کا اخراجیکش
ندوے میں کھیلا گیا۔

جہاں تک ہم عنور کرتے ہیں ہم کو اس معاملے میں پر ضرور بڑا ہو گا اور حالات کسی حد تک کانگرس کے سرکاری افسروں کی شرارت نظر آتی ہے یقیناً انہوں خلاف اور بجا جچا کے موافق ضرور ہو گے ہوں گے اب ایکشن کا جو بھی نتیجہ ہو گا وہ متوازن اور قدرتی نے دونوں حکومتوں میں سے کسی کو بھی صاف ماف

دھمکی اور الزام

خطہ ابھی ختم نہیں ہوا ہے۔ کچھ لوگوں کے ہمدرد بن کر مسلمانوں کو استھان دلار ہے ہیں، اور کچھ ریاستی حکومت اور مرکزی حکومت پر مسلمانوں کو من بھرانی دینے کا اذام لگا رہے ہیں۔ شیوینا کے عہد پارلیمنٹ مورثیور ساوے سے لکھنؤ کی ایک پرس کا انفرنس میں کہا ہے کہ ندوہ اور ایسے ہی دورے مذہبی اداروں میں پاکستان کی ایجنسی آئی ایس آئی کا جال پھیلا ہوا ہے۔ انہوں نے دھمکی دی ہے کہ اگر حکومت نے ان عناصر کے خلاف مذہب کارروائی کی تو شیوینا خود ایسے عناصر کو نکال باہر کرے گی۔ شیوینا اور بھارتیہ جنتا پارٹی میں ایکثٹی اور فکری تال میل ہے۔

نے ندوہ جاکر اور سیلی ہون پر مدد و مدد میں سید ابو الحسن علی ندوی سے افسوس اور معذرت کا اظہار کیا ہے اور علمی کی بات کہی ہے۔ ایک قرن پیاس بات یہ ہے کہ مرکزی اور ریاستی حکومتوں کے اعلاء عہدوں پر جن سنکھ کی شرکت والی جنتا حکومت اور بھارتیہ جنتا پارٹی کی ریاستی حکومت کے زمانے میں جونا پندرہ عناصر گھس آئے تھے وہاب اپنا کام دکھا رہے ہیں۔ ایسے بعض عنصر احمد صیاح کے ایسے میں سامنے آگئے تھے کچھ ریٹائر ہو کر اور کچھ استعفی دے کر بیجے پی میں بھرتی ہو گئے ہیں مگر کچھ سرکاری کام کے ساتھ بیجے پی کا کام بھی کر رہے ہیں۔ ان کا مقصد ہے کہ مرکزی حکومت اور ریاستی حکومت کو لڑایا جائے مسلمانوں اور ان کے اداروں کو ملک دشمن کے ساتھ حکومت کے ہمراہ جنگ اسلامیہ کا پیغام فتحی ہے۔

ہندو فرقہ پرستی اور شدت پسندی، ان
کا حرب ہے لیکن ہندو عوام کی اکثریت ان کے ساتھ
نہیں ہے۔ مسلمان اگر صبر و ضبط اور تحمل و بذبادی سے
کام لیتے ہے تو ہندو عوام کی اکثریت فرقہ پرستوں
کے حال میں بچانی نہیں جا سکے گی۔

قرار دے کر بذنام کیا جائے اور ان کے خلاف ہندوؤں
لوور غلا کر مند و عوام کو اپنے جاں میں بچانس کیا جائے
کویا اجودھیا والا کھیل ایک نے انداز سے کھیلا جا رہا۔

لعن طعن

ناشر حضرات توجہ دیگر

روزنامہ ندوہ مضمون ہے جس میں پورے مہندوفر قے کو احسان فراموش اور اس سے بھی بدتر بہت کچھ لہاگی ہے اور سربراہان ندوہ اور وارثان سید احمد شمسید کے صبر و ضبط اور تحمل و برداشتی پر لمحن طعن کی گئی ہے۔ یہ سربراہان ندوہ کے صبر و ضبط اور تحمل و برداشتی ہی کا تیتج ہے کہ ۲۱، ۲۲ نومبر کے واقعہ میں ندوہ کو

(۲) چند صفحات پر شامل پہلے قسم کی کتابیں بھیجئے
کا کوئی فائدہ نہیں ہے، زہی تہذیب و نگار کے پاس وقت ہے
اور زہی تعمیر حیات کے صفحات میں اس کی گنجائش ہے۔
اور سلانوں کو مادی اور جنرباتی نقصان کے باوجود
اخلاقی فتح حاصل ہو گئی اور سربراہان حکومت سربراہ
ندوہ سے مدد و رت خواہی پر مجبور ہو گئے۔ اگر تخلی اور

وَصَبِرْ فَالْمُوْمَنْ يُوْجِرْ فِي كُلِّ اْمَرَهْ حَتَّى فِي الْلَّقْمَهْ يُرْفَعُهَا إِلَى فِي اْمَرَاتِهِ . (مشکوٰۃ) کو ہر طالب علم مخفی و نئی کو یاد کرایا جاوے اور اس میں ان کا انتیان بھی ہوتا رہے تاکہ اس کو جو لئے نہ پادیں۔

۲- پرجے انا کفیلک / اللہم / پرجے حبنا اللہ ۲۳۱ و ۱۱ مرتبہ کا م Gould بھی طلباء کرام بنالیں۔

۳۔ پرچہ ہماری تباہی لی بارہ بالوں لو۔ جہاں کے جملہ طلباء حتیٰ کہ اسال عمر کے بھول کو بھی یاد کرنا دیکھیا ہے اور برابر اس کا ورد بھی ہوتا رہتا ہے۔ ایک یاد دوستی میں باقی میں اس میں سے دفعہ اول و دو و تیس و ۴۰ و ۴۱ کو بھی طلباء کرام کو یاد کرنے کی تلقین فرمائی جاوے اور جہاں جہاں جائیں ان امور کی تاکید عامتہ المسلمين کو کریں۔

۳۔ پرچہ داع الصیغ کی دفعہ نہ کو بھی طبائے کرام یاد کر لیں اور ناگوار و اقعات کے وقت ان امور کو ستحفہ رکھیں۔

۵۔ سیرت پاک سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا مطالعہ یا مذکورہ یا مسجد میں سنتا یا سنتا یہ اکابر کرام کی تعلیمات ہیں ان پر عمل سے سکون قلب حمل ہوگا اور شرور و فتن اعداء سے بھی حفاظت رہے گی۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔ والسلام ابراهم

مُلَّا عَدَا کے شر سے حفاظت اور غلبہ کرنے ایڈن فینٹ المَتْ هریثین ۱ پ-۶۰
اللَّهُمَّ إِنِّي أَكِفَّ مِمَّا شَاءْتَ اللَّهُمَّ إِنِّي أَجْعَلُكَ فِي نَحْزِهِمْ وَأَعُوذُ بِكَ
من شَرِّ رِحْمَةٍ
ہر ہزار مرتبہ بعد عشار ۱۱- یوم
پھر تو مرتبہ یومیہ اہم معاملہ میں ۱۱- یوم سے زیادہ پڑھنا بہتر ہے۔

مرتبه: - مخود مذاخرت مجید استاد مولانا اشاده ابرار الحق صاحب دام است بر کا هم ناظم مجلس عووه الحق و مدعاشرف الدارس هر دوی

امت کی تباہی اور طرح کی پریشانیاں اور مصیبتوں کی اصل وجہ ہماری عملی ہے جیسا کہ ارشادِ ربانی ہے پڑ سورہ سوریٰ رکوعِ چھارم جس کی توصیعِ تسلیمہ اصل ہے۔

غلہ حاصل کر کے نر کا طریقہ : صحیح علم حاصل کرنے کا حس زمل طریقہ ہے۔ (۱) (الف) جو لوگ یہ سے ہوئے ایں وہ عجیب کیا ہیں دیکھ لئے تھے یہ تو درج کریں مگر

بہشتی زلور، تعلیم الدین، تعلیم اسلام، حقوق الاسلام، حکایات محاوہ، ایک مش کام در رحاتِ اسلامیں، ریز ارالاعمال، جہاں بھروسے نہ آؤئے نشانِ کوادت اور اس بُجھے کسی مامنے پر عزیز

(ب) جو علم چال ہواں اور سجدہ بیٹھک میں کتاب سے سنادے۔ (ج) اپنے گھر کی عورتوں اور بیویوں کو بھی بتلا دے۔ (د) جنہوں نے مسجد میں سلبے وہ اس کو دھیان میں رکھو

رب بزم کی رہا اس و بعد یہ حکم معلوم کریں بستی یا قرب و خوار میں اگر کوئی عالم نہ ہو تو ایسے معاملات کو لکھ کر ان کا حکم شرعی معلوم کریں اکریں اس حصہ کر گھر والوں کو سنا دیں۔ (۵۵) جو حکم کرنا ہوا اس کا شرعی حکم معلوم کریں بستی یا قرب و خوار میں اگر کوئی عالم نہ ہو تو ایسے معاملات کو لکھ کر ان کا حکم شرعی معلوم کریں اکریں اس حصہ کے باقی حصے کے مطابق

بہت سے مسئلے معلوم ہو سکتے ہیں۔ ② جو لوگ ان پر ہیں دہ کسی مناسب شخص کو اپنے یہاں رکھ لیں کہ وہ دونی کی بس سنادیا کرے جس طرح پانی کی خود رست کے لئے کوئی

کاؤں اور بستی میں بناتے ہیں اسی طرح دینی کنوں ایسی کسی اہل علم کا نظم کریں۔ (تفصیل اشرف انعام ایں دیجئے)

عما نہ ہونے کی وجہ روحانی طاقت کی کمی ہے جس طرح انسان سی سجد کا راستہ جاتا ہے مرضیانی طاقت نہ ہوئے فی وجہ سے عمارتے سے بھر یہ ہے اور اس

صلوٰتِ حجّہ دینی باتیں جانتے کے باوجود عمل ہوئیں کر پا ماری (روحانی) طاقت نہ ہوئے لی وہی سے۔ عمار کے باقی تک اس طرح حمد ادا ہوتا ہے: عمل کی طلاقت سدا سو فیسے محنت باذر کی وہی سے اس کو حضرت خواجہ غفران الحسن ساہب نے اپنے کام میں فرمایا ہے۔

مل کی طاقت سر پیدا ہوئی ہے : مل کی قات پیدا ہوئی ہے جب تاریخ و علم سے اس وسرت رہ بھر رہا ہے جب
ہمارے قوت سحر نصر شکار رات بھر رہتا ہے تجھ کو استخار ہے آنکھ کھل کھل یا لے ہے خود بار بار اور من از فخر بر مختار ہے ہمارے

ہوا ارودت ہر سار رات بھر ہے بدو صدر پر دس سیاہیں پڑتے رہتے ہیں۔ نکلیں تکنیں مگر حاکم کی پر فوراً حاضری دست لے نے خوف دُور کی وجہ سے عمل ہوتا ہے مشفقت کے ساتھ اور محبت کی وجہ سے عمل ہو میے ٹھوٹ دیغت کے ساتھ۔

دری مالی یا بے ریاست سرداری کو دبئے سرپرست ہیں ملکہ ان پر اور اس کو دبئے سرپرست ہیں ملکہ ان پر اور

آن اربعہ دن کو سفریوں سے واپسی پر مورخہ ارجمندی الشانی ۱۴۲۱ھ یعنی شب ۲۱ نومبر میں جو حادثہ طلبہ دارالعلوم ندوہ العلماء کے دارالاقامہ میں پیش آیا اس کا علم ہو کر بہت بی صدمہ و افسوس ہوا یہ واقعہ صرف ندوہ العلماء ہی کا نہیں بلکہ سارے ہی مرکز دینیہ کا اپنا ہے اللہ تعالیٰ ہم سب کے صریح
لی توفیق عظا فرمادیں نیز قسم کے شروع و قلن سے سارے مرکز دینیہ کی حفاظت فرمائیں۔ (آمین)۔ بفضل تعالیٰ خدام مدرسہ کو الفرادی و اجتماعی دعاء کی توفیق مل ہے،
اس معاملہ کے سلام میں ایک بات دل میں آئی ہے وہ بھی معروض ہے کہ بعض مظاہم ایسے سامنے آتے ہیں کہ ان پر حددود کے لحاظ سے معاملہ کیا جاوے
یعنی رجوع الی اللہ تعالیٰ و صبر و تحمل کو امت مسلم اختیار کرے تو اس کی وجہ سے بڑے بڑے مظاہمے حفاظت نیز دیگر نعم سے بھی مشرف کیا جاتا ہے جیسا کہ صدیقہ
کے واتوں سبق مذکوب ہے۔ دارالعلوم ندوہ العلماء کے طلبہ کرام نے اس معاملہ میں حدود شرع کی پابندی کی جو آپ حضرات کی تعلیم و تربیت کا شمرہ ہے جزا کم اللہ تعالیٰ
اندر اداد و تخفیف کے نیز یہ صبر و تحمل طلبہ کرام کا دوسرا مدارس کے لئے باعث سبق و نصیحت بنے گا۔ جملہ طلبہ کرام کے لئے بالخصوص یوزخی ہو لے ہیں ان کے لئے دل
سے دعائے تکمیل مقاصد کرتا ہوں سفر سے واپسی پر اپنی تک تحب و زکان کا اثر ہے اس وقت ایسی مصروفیات ہیں، شہر میں بھی بعض اہم مرضیوں کی مزاج پر سی

نمازه عاجز

کے اس کا

ل کو

۱۷

مکن و نظر جناب مولانا محمد رابع صاحب زید مجده الامی

تاریخ ۲۳ جمادی الاول ۱۴۱۵ مطابق ۲۷ نوامبر ۱۹۹۴

سلسلے میں چند باتیں دل میں آئی ہیں وہ معروض ہیں۔

مَلَهُ خَيْرٌ لِلصَّبَرِينَ ه

(ب) سخون حدیث ترلیف: عجب للمرء من ان اصابه خیر حمد الله و شکر و ان اصابته مصيبة حمد الله



الجامعة الإسلامية دار العلوم - دويند (المغير)

DARUL ULOOM DEOBAND (U.P.) INDIA

الرقة:

ب

التاريخ،

کمری دلخواہ زندگی کا ۵۰۰۔ کوئی بھی وہ نہ اٹھا سکے
ایک عزیز رہا جبکہ دعائیں بھرے
لیں عالمی شرف کا ارادہ تھا۔ مرنے کے سماں دشمن
لعنے پر عازمی کے ۶۰۰

نہ رکھا ایسا ملک کے دل نہ رکھ دیں زماں۔ اسی بھی خداوند کا سکھوں اور
دارالحکومتی سب بھائوں کو زندگانی رنج دھوند ہوا۔ اور پوسٹ کی زندگی میں سبتو
غم دلختہ ہے۔ اس بارہ میں جو بھی فرید ہو، اور مابین انہوں کو حکومت کا خاص خداوند دارالحکوم
اور دارالحکوم کے دل نہیں سب بھائوں فرید کی ہنسوارا اڑھتے ہو۔ بر جتنی نکادن رکھتے ہیں اور اس کے
دیگر سے کئے دلائی لیں لا طے کی جو خصوصی ہوئے۔ رافع اخوند کو اس کے لئے دارالحکوم کا

از نہ تھے اپنی حد اور رانچ نسل کرنے ملت سلم کو شامل حالت دکھا اور سلم
شناخت میں بھر پورا کامیابی علاوہ کرتے۔ اپنی لیکچر
ایجاد دعوت حالت سے باذن ازارت نظر "ڈاکٹرز نائجی" (Dr. Niaz) رخوب اعلیٰ
مناب بینہ تھوڑت ملے چاہے۔ مسنا و دوسرے سوچی۔ عالمیہ سینہ حاضر بریجن۔ ہتمم ذار العلوم دلو بند

نیویورک ۲۵
جعفر علیخان ابوالحسن علیخان حبیب

• ۱۹۹۳ سپتامبر اردی ۱۰

تغییر حیات نامن

اللہ تعالیٰ کی محبت پڑھانے کا طریقہ یہ ہے کہ (الف) اللہ تعالیٰ کے انعامات سوچے مثلاً انسان بنایا پھر کرانے پئنے رہنے سے بھائی کو میراث دیں اور اپنے بھائی کو میراث دینے کا اعلان کرے اس کے ساتھ ساتھ دیگر اعمال صالح کی اور جسم کے اعضا کی صحت عطا فرمائی۔

ب) اکتوبر کی دو دنیوں کی نعمت دی اس کے ساتھ ساتھ دیگر اعمال صالح کی اور جسم کے اعضا کی صحت عطا فرمائی۔

ج) جو کوئی دقت مقرر کر کے سو مرتبہ کلد طبیہ اور سو مرتبہ استغفار اور سو مرتبہ درود شریف پڑھا کرے اس نیت سے کہ اللہ تعالیٰ کی محبت پڑھے اور اسی نیت کے ساتھ بسیار اللہ الحمد لله۔ اللہ اکابر متفرق اوقات میں با کسی منتی کی پابندی کے پڑھے۔ (ج) جو کوئی کام دنی کرے تو یہ نیت رکھے کہ اس سے اللہ تعالیٰ کی محبت پڑھے مثلاً وضو کرنے سلام کرنے کی تھی۔

(د) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت پاک کا مطالعہ رکھے اسی طرح صحاہہ کرام کے حالات اور بزرگان دین کی سیرت و عالات کو پڑھا کرے۔

۱۵) کسی اللہ تعالیٰ صحبت اختیار کرے اور ان سے خط و کتابت رکھے۔ ۱۶) کسی اللہ تعالیٰ صحبت اختیار کرے اور ان سے خط و کتابت رکھے۔

اللہ کا خوف پیدا کرنے کے لئے عمل: ۱) مرنے کو سوچ کہ آخرت کے لئے کیا تیاری کی ہے دباؤ ایسا کیا اعمال کام آؤں گے۔ ۲) اللہ تعالیٰ کے قید خانہ یعنی حنفیہ دوست ایسی بیت رہے۔

کے والات کو معلوم کرے اور سوچ کہ فرانش کے چھوڑنے پر اور ناجائز کاموں کے کرنے والے کے لئے یہ یہ زیارت ہے۔ جہنم کا بچھو سانپ کسی کو ڈسے تو ۳۰ سال)۔ زہر کا اخراج کے آگ کا بلاعذاب جہنم کا یہ ہے کہ آگ کے جو تے پہنائے جاویں تھے جن کی گرفتاری سے دمار مثلاً ہاشمی کے کھونے کا لہذا ایسے اعمال سے نہیں امداد ہے۔ اہل شرک کے لئے آگ کا بلاعذاب جہنم کا یہ ہے کہ آگ کے جو تے پہنائے جاویں تھے جن کی گرفتاری سے دمار مثلاً ہاشمی کے کھونے کا لہذا ایسے اعمال سے نہیں امداد ہے۔

۱۷) اور کسی اللہ تعالیٰ کی صحبت اختیار کرے۔

بہتہ میں سے بچے حاضر و سرک ملک پہنچاے وائے یہ، اور انہیں اپنے میرے ملک کے امور کا اہتمام کرے۔ مسلاج و فلاح دارین حاصل ہوئی انتشار اللہ تعالیٰ۔

اور آج کی کے حالات خاصہ کے مطابق حسب فیل امور کا بھی بہت زیادہ اہم رخا چاہو۔ اور آج کی کے حالات خاصہ کے مطابق حسب فیل امور کا بھی بہت زیادہ اہم رخا چاہو۔

۱) پنج وقت نماز بجماعت کا اہتمام خصوصاً فوج کی نماز بجماعت ۲) فراں کے بعد یا اور کسی وقت دو کعوت تماز نفل پڑ کر اپنی اصلاح اور امت کی اصلاح نیز مسلمانوں کو امن و پیش کی زندگی حاصل ہونے کے لئے رودر کے دعا کرنا اگر روتا نہ آکے تو زدنے کی شکل بنائے۔ ۳) سورہ اخلاص (تل ہوا اللہ شریف) سورہ فلق، سورہ ناس تین تین مرتبہ فجر و مغرب کے بعد پڑھ ۴) بقیہ کے لئے ہوتے ہیں اور ان کے نامات و اشرف علی حجہ کی خاص مہنم جن کو محسن دعوہ الحجہ ہر دوں کی طرز سے بھی شائع کی گئی ہے اور فصیل سے حجۃ المسلمین بجز اعلیٰ میں موجود ہیں یہ کتابیں حضرت حکیم الامت مجدد الملت مولانا شاہ اشرف علی حجہ کی خاص مہنم جن کو محسن دعوہ الحجہ ہر دوں کی طرز سے بھی شائع کی گئی ہے اور فصیل سے حجۃ المسلمین بجز اعلیٰ میں موجود ہیں یہ کتابیں حضرت حکیم الامت مجدد الملت مولانا شاہ اشرف علی حجہ کی خاص مہنم جن کو محسن دعوہ الحجہ کے لئے اس کو پڑھیں نیز کتابیں بچہ تماری تھاہی اور اس کا حل بیان احقر کو بھی پڑھیں اور ان کے سنت تھاہیں اور تم قرہ کیں۔ ۵) حکایات صحیحہ کو کتابیں میں اور علماء کرام کی طرف رجوع ہونا اور ان سے مشورہ کرنا۔ ۶) اگر کوئی ظلم کرے تو بہتر ہے کہ عداو کر دے اور صبر کر دے شدنے: سورہ یسوس میں بتا دیا گیا ہے کہ ملک کام میں اپنے بزرگوں اور علماء کرام کی طرف رجوع ہونا اور ان سے مشورہ کرنا۔ ۷) اگر کوئی ظلم کرے تو بہتر ہے کہ عداو کر دے اور صبر کر دے اگر کوئی ظلم کرے تو دوستی جائز ہے مگر ظلم کا بدلا لینے میں ظلم کی نوبت نہ آئی چاہئے شاہزادی نے گھولی دی اس کو مارنا ظلم ہے یا کسی نے کسی کے بجائی کو مارا پہنچا تو اس کے بجائی کو مارنا پہنچا ظلم ہے نہ ظلم اگر کوئی ظلم کرے تو دوستی جائز ہے اور قانون، حکومت کا لحاظ رکھتے ہوئے اس کو اغتیار کرے۔

بدرے نے کل سرت کو اہل مم سے پروچھ کر اس عمل کرے۔ ۸) اپنی حفاظت اور بغاۓ جو خاہی سری اس باب میں کاون صریحت اور دوسری سوٹ میں دارے ہوئے تھے اسی طرح آجودے پڑھے یہ ملتے اور اس عمل کرے۔ یہ روسوں کے حقوق کا خاص خیال رکھیں بالخصوص اگر کوئی پروردی غیر مسلم ہو۔ حدیث یاک میں سے اٹلی درجہ کا مسئلہ ان وہ
حتمیں۔ سدا تو ہر جس تھی طرح آجودے پڑھے یہ ملتے اور اس عمل کرے۔ یہ روسوں کے حقوق کا خاص خیال رکھیں بالخصوص اگر کوئی پروردی غیر مسلم ہو۔ حدیث یاک میں سے اٹلی درجہ کا مسئلہ ان وہ
جس سے کسی کو کس قدم کی تکلیف نہ پہنچے۔ روایت کیا اس کو امام نے ۹) ہنماز کے وقت میں اپنے اہمال کا میں بے عینی جانچ کرے کہ نیک کام کس قدر ہے اور ان پر شکر کرے نیز یہ بھی سوچے
کرے ہے ملتے ہوئے ان کے ۱۰) استغفار کرے اور توبہ کرے۔ تو بکامی تھے باتے دلوں سے پوچھیے۔ ۱۱) بری باول سے روکنے کیلئے بھی جماعتی محنت میں لگنا پہنچئیے تفصیل ملاری تھا اذن اس کی حل میں دیکھی
۱۲) حضرت مسیح نے روایت میں کہ رسول اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دون کو نافی نہیں کہ اپنے نفس کو زدیل کرے عرض کیا یہ یا رسول اللہ علیہ وسلم اس سے کیا مراد ہے فرمایا نفس کو زدیل کرنا یہ سے
جس مذکورہ مبارکے اس کا سامنا کرے (مسیح از نرمہ می) ف) وجہ ظاہر ہے کہ ایسا کرنے سے بریشانی ہرستی ہے اس میں تمام وہ کام آگئے ہو اپنے قابو کے نہ ہوں بلکہ اگر کسی میں افت کل طرف سے بھی کوئی دنی
شوہر نہ ہو تو حکام کے ذریعے سے اس کی مانعت کر دا خواہ وہ تو دو انتظام کر دیں خواہ تم کو انتظام کی اجازت دے دیں ماہل اگر ردٹ آجی کی طرف سے کوئی ناگوار واقعہ میں آؤتے تو آجندہ ہب تے اپنی
حکمت کی اطلاع کر دو اور پھر حسب مرضی انتظام نہ ہو تو صبر کر دا گل سے یا زبان سے اقام سے مقابلہ ملت کر دا اور اللہ تعالیٰ سے دعا کر کر کر تھماری مصیبہ دو رہو۔ اور اگر کہیں ظالم فوک جائے تو نہیں پرہ مانیں اور زبان
تی میں پرہ مانیں تو سلیوں کو مغلظے پڑھو جو ایسا ہو جو اسی فرض میں ہو گزر جو ایسا ہو جو ایسا ہو جس کے متعلقہ دفع کریں اور جو کوئی اسی بھی سرجنی ہو جائے تو پھر مرتبا کیا نہ کرتا۔ (حجۃ الاسلیم)

اصلح معاشرہ (بقیہ)
دہ کہتے ہیں سے
کرو نہر بانی تم اہل زمیں پر
خدا ہر باں ہو گا عرش بریں پر
خدار جنم کرتا نہیں اس بشر پر
ذ ہو دار کی جوٹ اس کے جنگ پر
پیر کی محبت ہے اور یہ سب ہندوستان سے
اور اس ملکی معاشرہ کا سب سے بڑا مرض
کروگ سوال کرتے یہں ہم کیا جواب دیں۔
یہں کرتا کولی ہو یہکن باہر جانے میں ہمیں شرم آتی ہے
کس قدر افسوس و نکر کی بات ہے ہم کس قدر گچھے
کا او سطہ بارہ گھنٹے میں ایک رڑکی کا ہے۔ یہ
اخبار میں پڑھا کہ دہلی میں دہمن کے جلا دیئے جانے ہے۔ پر لیں نے طلاق اور نکاح کو لیکر اسلام اور
مسلمانوں کے خلاف ٹراپرو بیگناڈ کیا یہ انتہا

جیہیز دلانے پر جلا دیئے جانے کا اس ہندوستانی سماج میں افسوس نکاہ کیا اور کہا کہ ہم نے ایک ملک میں ملک سے متعلق مولانا نے کہا یہ جائز ہے لیکن ناپسندیدہ فعل ہے اور کوئی محیل تھا شانہ میں ملک دلانے پا ہے۔

عائدی جی نے اپنی آپ میں ملاش حق "سی
ایک جگہ لکھا ہے کہ دل کی پائیزگی اور اس کی ری
ور اچھا اخلاق ساری زندگی کی بنیاد ہے انھوں
نے اسی ذیل میں لکھا ہے کہ اس سلسلہ میں چند
گیرا اشعار نے میرے دل و دماغ کو سخنگر کیا ہے
میں بدی کے بدے نیکی کرنے کی تلقین تھی جو میرے
یہ شعر ہدایت بن گئی اس کا میرے دل میں اتنا
جو شعر کیمی نے اس کے مطابق عملی تجربے شروع
کر دیئے وہ اشعار جو میری نظر میں لا جواب ہے ایسا ہے
جو کوئی تجھ کو پالی بلے اس کو اچھا کھانا کھلاؤ
آئے، برائی کو مٹانے اور اچھائی کو چھکانے کا حوصلہ
پرداں پڑھے، مہبوب و ملت کے بھیجاؤ میں پڑے
بنی خدمت خلق کو اپنی زندگی کا محبوب مشغل بنالیں
اور اس عقیدہ کے وہ حامل بن جائیں کہ
یہ ہے توں حکموں کا اور اس پر عمل بھی کرتے ہیں
ایک کے بدے دل دیتے ہیں ایکی کام بھرتے ہیں
پر جو کچھ دلتا ہے ان کا بے ایک سلوک
پاپ کا بد دین کرنا اور بد سے کرنا نیک سلوک
(ملash حق صفحہ ۶۶)

شیخ سعدی نے اپنی مشہور زندگی کتاب "گفتار"

میں اپنے بعنی حکمانہ اشعار کے ذریعہ تصور دیا ہے کہ
انسان خواہ وہ کسی فہم بہ اور رنگ و نسل کے ہوں
ان سب کا سلسلہ نسب حضرت آدم اور حضرت حوہ
سے چاکر لتاتا ہے اور ہی دنوں انسان کے بعد اور
نقط اغاز کا درجہ رکھتے ہیں اسی نے تمام انسان
اپس میں بھائی بھائی ہیں جنم کا کوئی حصہ بہ اپنے
اندر کسی طرح کی تکلیف نہیں کرتا ہے تو دوسرے تماں
جسے اس تکلیف میں شریک ہو جاتے ہیں اسی طرح
جب ایک آدمی پر کوئی آفت آتی ہے تو اس کی میں
اور فرقہ وار انہم آئنگی کے لیے کام کرتے ہوں یا
اس سلسلہ میں کسی نے کوئی مثالی خدمت ناجاہدی
ہو، تو ریاستی اور مرکزی حکومت اور فلاحی اور عوامی
اداروں کی جانب سے ایسے لوگوں کی مختلف صورتوں سے
حومہ افزائی کا تنظیم کرنا چاہیتے، یہ مجبوری اور

یوں آزادی کے موقع پر بہاں زندگی کے دوسرا سے
میدا توں میں کار بائے نایا اس انجام دیتے والوں کو
"ایوارڈ" سے سزا زیادہ جاتا ہے، یہ میدان بھی ایسا
ہے کہ اس میں سے ممتاز لوگوں کو ایوارڈ کے لیے منتخب
کیا جائے، تکریباً اسی وقت ممکن ہے تھا، اس کے
امیت سمجھی میں آئے اور نیت تھا پاپیز فر اور دل
میں صفائی ہو سے

اپنے من میں دوب کر پا جا سراغ زندگی
تو اگر میرا نہیں بنتا زندگی اپنا تو بن!!

قصہ کوڑہ تاریخ و شخصیات

حضرت کوڑہ کی تاریخی تجزیہ از فوتو لایب نیشنز
اس کتاب میں تصب کوڑہ کی تاریخی تجزیہ از فوتو لایب نیشنز
اس کے عروج و نزول کی پر اخراجاتان، تصب کوڑہ کے
خصوصیت کے ساتھ نوجوانوں میں ایچھہ، بُرے کی تیزی
آئے، برائی کو مٹانے اور اچھائی کو چھکانے کا حوصلہ
پرداں پڑھے، مہبوب و ملت کے بھیجاؤ میں پڑے
بنی خدمت خلق کو اپنی زندگی کا محبوب مشغل بنالیں
اور اس عقیدہ کے وہ حامل بن جائیں کہ

ایضاً تو کام ہے کو جلاتے چلیں جوان
رسنے میں خواہ دست کر دشمن کا گھر مٹے۔

ہمارا یہ سلیم کرنا پڑے کا کہ ہمارے حاضرے

اور سماج میں انسانیت اور شرافت کے جو یہ نہ نہیں
لٹھے ہیں، ان میں دراصل اچھی تعلیم و تربیت اور اخلاق
 شامل ہیں۔

وغاندان کا بڑا دخل، ایسی تعلیم اور ایسے ماہول کو مختلف
انداز سے بڑھا وادینا وقت کی اہم ترین ضرورت ہے

مال، باپ، اساتذہ، معلیمین اور واعظین کے علاوہ
وزراء امداد (ابناءات، رسائل و جملہ، روڈیو ٹیلیو فیشن
وغیرہ) اس سلسلہ میں اہم روں ادا کر سکتے ہیں، مگر

افسرس کی ان میں بہت سارے ایسے ہیں جو فرقہ وارانہ
ذہن کو ہوادینے میں ہر اول دستہ کا کام کر رہے ہیں

اقلم الحروف کی یہ بھاری ہے کہ جو لوگ انسانیت
اور فرقہ وار انہم آئنگی کے لیے کام کرتے ہوں، یا

اس سلسلہ میں کسی نے کوئی مثالی خدمت ناجاہدی
ہو، تو ریاستی اور مرکزی حکومت اور فلاحی اور عوامی

اداروں کی جانب سے ایسے لوگوں کی مختلف صورتوں سے

حومہ افزائی کا تنظیم کرنا چاہیتے، یہ مجبوری اور

اسلام کا معقام امر کر کے لئے

یہ مضمون امریکہ کے ایک میانی جمیعت REACH TO THE MUSLIM WORLD "مسلم دنیا کی طرف پہنچنے" سے یا آیا ہے
یہ مضمون حضرت مولانا سید ابوالحسن علی ندوی کی تقاریر کے اقتباسات پر مشتمل ہے جو انھوں نے امریکہ کے تبریز شہر دن کے اسلامی مراکز اور
یونیورسٹیوں میں کی ہیں۔ آخر میں اڑپڑھ کا نوٹ ہے جس میں مولانا کے پیغام اور خیالات کی تفہی کرنے کی کوشش کی ہے گھر پر میں مر جویں
کے ساتھ اور کسی طرح کی عقلی دلیل نہیں پیش کی ہے۔ پڑھنے والوں کے لئے یہ نوٹ بھی دلچسپی سے خالی نہ ہو گا۔
حضرت مولانا نے اپنی تصریحوں میں جو دل کو چھوٹے والی باتیں کہی ہیں اور جو دنیا کی طرف پہنچنے سے مسلمان باشندوں کو دیا ہے
وقت اور زمانہ پر محدود نہیں بلکہ اپنے اندر ابدیت رکھتا ہے جو حضرت مولانا کا نزد اس بذریعہ کے ساتھ مسلمان اپنی زندگی کو ایسا نہیں
اور اپنی سوسائٹی کی ایسی تشكیل کریں کہ یہ سلسلہ جو زیادہ تر عصیٰ ہے اس ان کی نظر پرے اور اسیں احساں ہو کر یہ لطف اور پاکیگی مسلمانوں
کے مذہب کی دین ہے۔ کوئی شک نہیں ہے، عصیٰ مضمون نکارنے اقتباسات کو چھوٹے یہی طرح کی بدیانتی نہیں کی ہے تیکن ایک چھوٹا
مضمون ساری باتوں کا احاطہ نہیں کر سکتا۔ حضرت مولانا کی تقاریر کے دو مجھوںے "مغرب سے کچھ صاف صاف با تیس" اور "نئی دنیا امریکا"
میں صاف صاف با تیس "شارع یو چک" ہیں۔ اس احوال کی تفصیل اُن میں لے گی۔ حالات حاضر پر نظر رکھنے والوں اور علم کے جو یا لوگوں کے لیے
یہ بہترین کتاب ہیں اور ان کا پڑھنا ان کے لیے ہے حد مفید ہو گا۔
(ادارہ)

حضرت مولانا سید ابوالحسن علی ندوی کی تقدیر کرتے ہوئے انھوں نے کہا کہ اگر امریکہ
پسکے عقیدہ (اسلام) کا حامل ہو تو انسانی تاریخ
دوسری طرح بھی گھنی ہوتی اور دنیا ایک سکھ
جو ہر ہی تباہی کے خطرے سے محفوظ ہوتی۔
یہ بات شرعاً ناک
حضرت مغرب کی یہ سو سائیٰ سوسائٹی کے اخلاقی زوال پر
کتاب "مغرب میں صدقیت اور زیریں شدید ایہم شخصیات اور سلم قوم
ہر اوری کے افراد کا بھی تذکرہ ہے، بہت کوئی گھنگوں خصوصیات کے
حامل تاریخی وادی جات سے متین ہے، سائز ۱۸۲۲
مفات ۳۵۶ قیمت ۱۰۰/- روپے۔
ارڈ و پکیوٹر سٹاٹس سینٹر
زندگی نزدیک مارگ ندوہ روڈ۔ لکھنؤ۔ یو۔ پی۔
از گریک سے یہ
وہ کون سا بیغام ہے جو مسلمان امریکہ
کے باشندے اللہ کی رضا کے طلبگار نہیں ہیں
یہی عصیٰ میں کو مسلمان بنانے کے لئے پیش
کی تائیں
کتاب "حضرت مولانا سید ابوالحسن علی ندوی
کر رہے ہیں (حضرت مولانا) سید ابوالحسن علی ندوی
فائدوں کے حصول کی تجاشہ کو شیشوں
اسلامی دنیا میں ایک زبردست عالم اور ہبھریں
نے اپنی تفصیل تباہی سے دوچار کر دیا۔
مغربی سوسائٹی کی ناکامی میں
واثق نگشہ ذیلی میں اسلاں ستر پر
یہ ۱۹۷۷ء میں وہ امریکہ اور کنڑا ائمہ تھے
اور سالہ وار تقریریں کی تھیں۔ انھوں نے

تعمیر بیات نکنے
رومن دنیا میں داخل ہوئی۔ آج کل عیسائیت حضرت
عیسیٰ کی لائی ہوئی نہیں ہے۔ یعنیت پال کی دنیا میں
(جیسا کہ نہیں نہ مکھا ہے) یہ امریکہ جیسے قلعہ ملک
کی رہبری نہیں کر سکتی، یہ ہمارا کام ہے کہ ہم ایک
طاقوتوں اور سچانہ ہب اسلام کی شکل میں ان کے
ساتھ پیش کریں جو ایک متوازن گھنی ہوئی۔
اور قابل فہم شکل میں ہو۔ وہ یہ بتائے کہ انسان
اور خدا میں کیا تعلق ہے۔

عیسائیت کی ناکامیاں۔

(مولانا) ندوی صاحب نے سلم کیونٹی سنتر
شکاگو میں تقریر کرتے ہوئے کہا کہ عیسائیت
اس وقت کے مغربی سوسائٹی کے اخلاقی زوال کا
باعث ہے۔ اگر ایک مرتبہ یورپ عیسائیت
کو (پوری طرح) قبول کرے تو اس کا نینجہ مادیت
یہ سرکے مل کو دپٹنا ہو گا۔ عیسائیت نے عقل و
دانش کی سمجھی حالت افزائی نہیں کی اور نہ اچھے حل
کی تشكیل کے لیے کوئی رہبری کی۔ یہ یورپ کو
یقچھے کی طرف لے جانا چاہتی ہے۔ جبکہ یورپ
کے باشندے جو فطری طور پر مفطر بمزاج
رکھتے ہیں آئے برصغیر چاہتے ہیں۔ یہ ایک سانحہ
نہ صرف یورپ بلکہ یورپ دنیا کے لیے ہے کہ
عیسائیت اس قدر بیجے گرچکی ہے۔

عیسائی ختم کے مطابق انسان سرپرگناہ
کا بھاری بوجھ یکریدا ہوا ہے۔ پھر وہ اپنے
اوپر بھروسے کیسے کر سکتا ہے؟ وہ شخص جو تمدنی
کے ساتھ یہ خیال کرتا ہے کہ وہ یورپ ایشی گنجنکار ہے
کائنات کی طرف اپنی نظر والوں سے کیسے دیکھ سکتا
ہے۔ غلطات کی طاقتوں کا کیسے پتہ چل سکتا ہے۔
سمندر کی ہماریوں میں کیسے غوطہ لگا سکتا ہے اور
ستاروں تک پہنچنے کی کیا توانا کر سکتا ہے۔ اس کا
عقیدہ ہے کہ گناہ اس کی نظرت میں ہے اور اسکو
اس کے کفارہ کے لیے باہری مدد کی ضرورت ہے۔

ان کی علمی مصالحتوں کو اجھارتا ہے اور اس کی
پوشیدہ صفات کو ظاہر کرتا ہے۔
یعنی اسلام امریکہ کا نہ ہے۔ یہ
یہ وہ تفاصیل ہے جس کی مثال دنیا میں شکل سے
مدد گی۔ ایسی صورت میں اگر مغرب یہ طے کرتا ہے
کہ اسے ترقی کرنا ہے تو اسے گر جا کے زخمیوں
سے اپنے کو آزاد کرنا ہو گا۔ یہ بڑی خاص بات ہے
کہ مسلمانوں کا اخحطاط اس وقت ہوا جب وہ
کہ مسلمانوں کا اخحطاط اس وقت ہوا جب وہ
اسلام سے دور ہوئے اور مغرب کے لوگوں کی
ترقی اس وقت شروع ہوئی جب وہ عیسائیت
سے دور ہوئے۔

اسلام کی اہمیت امریکہ کے لیے
شکاگو میں تقریر کرتے ہوئے کہا کہ عیسائیت
جب ہارورڈ یونیورسٹی میں مولانا ندوی
نے تقدیر کرتے ہوئے امریکہ کے اخلاقی زوال کا
باعث ہے۔ اگر ایک مرتبہ یورپ عیسائیت
ڈکر کیا تو یہ ہے۔

یہ واقعہ ہے کہ دنیا کے اس حقیقت کے پیسے
موزوں مذہب اسلام ہے جو کہ انسان کی مخفی
صلاحتیوں کو بیدار کرتا ہے اس کے علم و دانش
کی ہمت افزائی کرتا ہے اور اپنے اور بھروسے اور
خود اداری سکھاتا ہے۔ قرآن کہتا ہے لیکن ہم نے
اسان کو بہتر حالت میں پیدا کیا ہے۔ ایک سانحہ
کر جکی ہے یا کرنے والی ہے۔ ہمارے مسلمان بھائی
اسلام خلافت کے تاج کو اسایت کے سر پر رکھتا
ہے۔ اس سے زیادہ کوئی عزت افزائی نہیں ہو سکتی
اسلام سکھاتا ہے کہ اس ان مقصوم اور فطرت سے
منزہ ہے۔

اسلام اس ملک کے لیے بستے مناسب
مذہب ہے۔ اگر یہ دو باتیں ایک جگہ جمع ہو جاتیں
تو انسان کی تاریخ دوسری ہوتی۔ یہاں امریکہ کے
لامحدود قدرتی ذخیر اس کے باشندوں کی تیزی
ہے۔ غلطات کی طاقتوں کا کیسے پتہ چل سکتا ہے۔
سمندر کی ہماریوں میں کیسے غوطہ لگا سکتا ہے اور
ستاروں تک پہنچنے کی کیا توانا کر سکتا ہے۔ اس کا
عقیدہ ہے کہ گناہ اس کی نظرت میں ہے اور اسکو
پس اس کا اصرار کہ انسان مقصوم پیدا ہوا ہے۔ اسلام

بہت ہی خیشگوار توازن پیدا کرتا ہے۔ امریکی
مسلمان یہاں ہیں اور مستعد ہیں
رائے ٹوڈل

اسلام کے متخلق و اتفاقیت نہیں رکھتے ہیں
امریکیوں کو معلوم ہونا جائیے کہ مسلمان علماء تاریخ
کو پھر سے اس طرح لکھنا جاتے ہیں کہ جس میں
دینا کا مقدمہ ہو جائے گی۔ آپ کو امریکہ کو کچھ دینا
ہے۔ اس کے پاس سب کچھ ہے مگر وہ اندر سے
مفلس اور دیواریے ہیں۔ ان کے پیالوں کو اپنے
غلہ سے بھر دیجئے، خود اعتمادی کا مظاہرہ کیجئے
اُن کے سامنے اسلامی زندگی کا ایک علی نمونہ
پیش کیجئے۔

اللہ نے آپ کو یہ موقع دیا ہے کہ اپالیان مغرب یا قبل
کے خدا سے دور ہوتے جا رہے ہیں۔ مولانا ندوی
چکے ہیں۔ اور جنہیں عیسائیت باوجود اپنی ساری تہوں
کے بردے کا رہنیں لا سکتی ہے۔

یہی بات نوجہی میں اسلام کی نشر کو
نمایا کرتے ہوئے مولانا نے کہا۔ اسلام اور قرآن
چکیے کہ مغرب کا زوال عیسائیت درکرنے کی
کے علمبردار ہوں۔ وہ ایسی شعار کے پابند پڑا
جسے امریکن اپنی سوسائٹی سے بالکل مختلف پائیں ہاں کی
سوسائٹی کو مادیت بڑی بے رحمی سے ہنکار رہی ہے۔
ایک ایسی اعلیٰ سوسائٹی ساختے لایے جو کہ خالص اور
اعلیٰ ابتدائی ہوئیے لوگوں پر مشتمل ہو جن کی راتیں
عبادت اور توبہ میں کشمی ہوں اور جن کے دن یا ماری
کا رزق دھوند سئے میں۔ جو اسایت کی بے غرض
خدمت کرتے ہوں، ایسی سوسائٹی کی تخلیق اسلام
کی فتح کا باعث ہوگی۔ امریکہ میں دیکھنے والے
کہیں کہ اصلی زندگی کا لطف اسلامی سوسائٹی میں
دلایا ہے۔ باسلی کے مانتے والے عیسائی ساری
دیواریں ہیں۔ ندوی صاحب نے لادین مغربی ادبیت
کی طرف توجہ دلائی یہکن ان کا یہ کہنا کہ عیسائیت
ایک ایسا محال جس کا امریکہ اس کی
رہبری نہیں کر سکتی امریکہ کے
تاریخی حقائق کو جھٹلانا ہے۔

ایڈیٹر کا نومت
مولانا ندوی کے دلائل اُن لوگوں کے لیے
بہت دل پذیر ہوں گے جو انسان عیسائیت
تاریخی حقائق کو جھٹلانا ہے۔

اسلام کے متخلق و اتفاقیت نہیں رکھتے ہیں
امریکیوں کو معلوم ہونا جائیے کہ مسلمان علماء تاریخ
اسلام کے مقدمہ ہو جائے گی۔ اس ملک میں
مسلمان لیڈر جو عرب مالک کے روپیوں کی
ددبار ہے یہیں امریکہ کا مذہب تبدیل کرنا جاتے ہے
یہاں۔ وہ امریکہ کو اسلامی ملک بنانا جاتے ہیں
یہ کوئی تخفی امریکیں امریکہ کے مسلمان بتائیں گے
کہ ہم اُن کا ناصب العین ہیں (حضرت مولانا)
سید ابوالحسن علی ندوی جو ایک زبردست مسلمان
عالمی میں مغرب کو اسلام کی طرف لانے کے لیے یہ مدد
کوئی نہیں۔

”تم تبلیغ اور ہدایت کے لوگ ہو تو
ایسی جماعت ہو جو ایک مقصود کھلتی ہے تم
ایک پیغام کے حامل ہو۔“

ندوی صاحب ان کو اسلام کی اشاعت
کی تلقین کر رہے ہیں۔ اس پیغام کی کامیابی
امریکہ کے مسلم کافر نس سے ظاہر ہوتی ہے
وہ اب تک ۸۰ ہزار امریکہ کے باشندوں کو
مسلمان کر چکے ہیں۔
مسلمان مغرب میں پیغام اور رشن۔
از: ابوالحسن علی ندوی۔

دعائے مغفرت

بزرگ برس ۱۹۹۳ء کو محمد دارالعلوم ندوہ العلما
کے خادم علی حسین بیلیمی کا انتقال ہو گیا۔

الا للہ وانا ایسے راجعون۔
مرحوم محمد دارالعلوم کے خادم تھے جن کی عمر تسلی
سے اوپر تھی ان کے دونوں پاؤں دارالعلوم ندوہ العلما
درس تدریس کی خدمت انجام دے رہے ہیں۔
غاز جانہ مولانا سید الرحمٰن علی ندوی نے
پڑھائی۔ قادر ہیں تعمیر حیات سے دعاۓ مغفرت
کی درخواست ہے۔

۱۰ ستمبر ۱۹۹۳ء

اطہارِ شکر

دارالعلوم ندوۃ العلماء میں جو اپنے نام دا قوپیٹ آیا اس مدد میں حضرت
ناظم صاحب ندوۃ العلماء ناظم نئی صاحب دارالعلوم ندوۃ العلماء اور ادارہ تحریر جرایح کو مد
اور انہار نکر تو شیخیت کے بشار خلائق و صواب ہوئے تھے اللہ تعالیٰ الصراحت دین و مصلحت کے درد
من و وصہ اور کمزور و حسر کو جزا لغیر عرفانی انصاف حضرت کو فرد فرد جواہر صدیق دینا شواہے۔
ذمہ دار ارض الدین ارض حضرت کے شکر لذار ہے۔

غزل

جو چاہیں وہ دے ڈالیں وہ صاحب نہ شہرے
ہم کو جو ملے لیں ہم دست نگر نظرے
کیوں اہل مکتب اپنے ہم بارے نظر نظرے
ایسا ہی تو گھشن پے گلشن میں اگر نظرے
باقی نہیں گھشن میں اب خاک نشیں ہی

دارالعلوم ندوۃ العلماء میں جو اپنے نام دا قوپیٹ آیا اس مدد میں حضرت
ناظم صاحب ندوۃ العلماء ناظم نئی صاحب دارالعلوم ندوۃ العلماء اور ادارہ تحریر جرایح کو مد
اور انہار نکر تو شیخیت کے بشار خلائق و صواب ہوئے تھے اللہ تعالیٰ الصراحت دین و مصلحت کے درد
من و وصہ اور کمزور و حسر کو جزا لغیر عرفانی انصاف حضرت کو فرد فرد جواہر صدیق دینا شواہے۔
ذمہ دار ارض الدین ارض حضرت کے شکر لذار ہے۔

دارالعلوم ندوۃ العلماء میں جو اپنے نام دا قوپیٹ آیا اس مدد میں حضرت
ناظم صاحب ندوۃ العلماء ناظم نئی صاحب دارالعلوم ندوۃ العلماء اور ادارہ تحریر جرایح کو مد
اور انہار نکر تو شیخیت کے بشار خلائق و صواب ہوئے تھے اللہ تعالیٰ الصراحت دین و مصلحت کے درد
من و وصہ اور کمزور و حسر کو جزا لغیر عرفانی انصاف حضرت کو فرد فرد جواہر صدیق دینا شواہے۔
ذمہ دار ارض الدین ارض حضرت کے شکر لذار ہے۔

دارالعلوم ندوۃ العلماء میں جو اپنے نام دا قوپیٹ آیا اس مدد میں حضرت
ناظم صاحب ندوۃ العلماء ناظم نئی صاحب دارالعلوم ندوۃ العلماء اور ادارہ تحریر جرایح کو مد
اور انہار نکر تو شیخیت کے بشار خلائق و صواب ہوئے تھے اللہ تعالیٰ الصراحت دین و مصلحت کے درد
من و وصہ اور کمزور و حسر کو جزا لغیر عرفانی انصاف حضرت کو فرد فرد جواہر صدیق دینا شواہے۔
ذمہ دار ارض الدین ارض حضرت کے شکر لذار ہے۔

(ادارہ)

دعا ع مغفت

محر خالد کانپوری ندوی (حال قیم دیجی) کے
والد صاحب جناب برکت علی صاحب میمع آبادی کا
انتقال ۱۹ نومبر ۱۹۶۴ کو پنکاپور میں ہو گیا
کہ جو گھنی مذاق اڑائے تھے ان کا انجام کیا ہوا
اد رجن کا مذاق اڑایا جاتا تھا ان کا انجام کیا ہوا
بھی تھے آخر میں فصلہ کریا کہ جو دار الحکم کی شوایتی
ہیں تاکہ ملازمت تو مل جائے چنانچہ دار الحکم
کو شادی اور اسی جگہ ملازمت کے لیے پہنچ کئے
راستہ چھوڑ دو اور اپنے طریقے کو خیر کیا دیکھ دو
نحوں کا راستہ صرف ایک ہی ہے کہ وہ ہمیں
تو طعنے دیا ہی کریں گے اور برآہمیں کے لیکن
ہمیں تو محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے راستے
پر جانا ہے اور ازواج مسلمات کے راستے
یاد رکھو جو شخص اس کام کے لیے ہمت کر کے
کیوں اس کے برخلاف اگر تم نے ان طعنوں سے
ایک مرتبہ صرف نظر کری اور یہ سوچا کہ یہ توگ
نماز جنازہ پڑھائی
تاریخی تعمیر جرایح سے دعا ہے۔

ازادی نسوں کا فریب

مولانا محمد تقی عثمانی صاحب کراچی

ابنکر باندھ دیتا ہے وہی شخص دنیا سے اپنی بھوت
بھی کرتا ہے، عزت در حقیقت اسلام کو تجویز
میں نہیں بلکہ اسلام کو اختیار کرنے میں پرکھ
حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا تھا کہ
اَنَّ اللَّهَ هُوَ أَعْلَمُ أَعْلَمَ نَا بِالإِسْلَامِ
(اللہ تعالیٰ نے ایسی جو کچھ عزت دی ہے وہ اسلام
کی بدولت دی دی ہے اگر ہم اسلام کو چھوڑ دیں گے
تو والہ تعالیٰ ہمیں عزت کے بجائے ذلت سے
ہمکار کریں گے۔

دار الحکم بھی گئی اور ملازمت بھی ایسی ملی

میرے ایک بزرگ نے ایک سچا واقعہ سنایا

جو بڑی بھرت کا واقعہ ہے، وہ یہ کہ ان کے

ایک دوست ندن یہ تھے، اور کسی ملازمت

کی تلاش میں تھے، ملازمت کے لیے ایک جگہ

انٹرو یو دینے کے لیے گئے اس وقت ان کے

چھرے پر دوسرے کو اشارے کرتے کہ دیکھو یہ

اس نے کہا کہ دار الحکم کے ساتھ پہاں کام کرنا پڑھے

اس لیے یہ دار الحکم حست کرنی ہو گئی۔ اب یہ بڑے

بڑیشان ہوئے کہ میں اپنی دار الحکم ختم کروں

اس وقت تو وہ وابس پہنچا ائے اور دو میں

روز تک دوسرا جگہوں پر ملازمت تلاش کرتے

رہے اور کشمکش میں بنتلارہے دوسرا میں

نہیں مل رہی تھی۔ اور بے روزگار اور بڑیشان

بھی تھے آخر میں فصلہ کریا کہ جو دار الحکم کی شوایتی

ہیں تاکہ ملازمت تو مل جائے چنانچہ دار الحکم

کو شادی اور اسی جگہ ملازمت کے لیے پہنچ کئے

پھر بھی تیسرا درجے کے شہری رہو گے

اگر فرض کر دک ان طعنوں کے نتیجہ میں

ان کے کہنے پر عمل کر لیا بھر بھی تیسرا درجے

کے شہری رہو گے وہ کہتے ہیں کہ عورتوں کو کھر

میں مت بھاؤ اور ان کو بردہ نکارو، حباب

نکارو اور آپ نے ان کی بات مانتے ہوئے

دیکھ کر ان کی ہنسی مذاق اڑاتے تھے اور جب

ان کے پاس سے کوئی مسلمان گزرتا تو یہ لوگ

اتار دیا سبھی کچھ کریا لیکن کیا انھوں نے یہ مان یا

کہ تم ہمارے ہو؟ اور کیا انھوں نے تھیں وہی

مرحل آئے کہ تو یہ ایمان والے کا فریب پڑھیں؟

نہیں بلکہ اب بھی تم رجعت پسند اور وقاریوس

ہو اور اب بھی جب تھارانام آئے کا تو طعنوں

کے ساتھ آئے گا۔ باوجود یہ کہ سرے یکر پاؤں

تک ہر چیز میں ان کی بات مان لی پھر بھی تم

تیسرا درجے کے شہری رہو گے۔

کل ہم ان کا مذاق اڑاکیں گے

یکن اس کے برخلاف اگر تم نے ان طعنوں سے

ایک مرتبہ صرف نظر کری اور یہ سوچا کہ یہ توگ

نماز جنازہ پڑھائی

تاریخی تعمیر جرایح سے دعا ہے۔

وچھا اس کی اپناتریقہ چھوڑنے والے نہیں۔

عزت اسلام کو اختیار کرنے میں ہے

یاد رکھو جو شخص اس کام کے لیے ہمت کر کے

اس نے بھر ہزاروں طفے دیں اور ہمارا

سول دھری

سوال: کسی مسلم کی جان بیان کے لئے کسی غیر مسلم
کا خون دینا جائز ہے یا نہیں؟

جواب: اگر کوئی اور صورت نہ ہو تو بدربجہ مجبوری غیر مسلم

قبستان کے درختوں سے حاصل شدہ رقم نہیں

سوال: کیا غیر مسلم کے برتن میں کھانا پینا جائز ہے؟

سوال: جنازہ کی نماز جوتے یا بچپن بہن کی بڑھ سکتے

سوال: اگر بیک دعاف ہو تو جائز ہے۔

یہ یا انوار دینا چاہیے؟

آن کے دینی رہنمائے دار ہی منڈانے کے

اجازت دے دی، لیکن غصیخیل ماحبے

جوab: جہاں کی رازتی حقیقی خدا ہے، وہ

جاءے گا تو اس دار ہی کے ساتھ بھی انتساب

سوال: ایک شخص کہتا ہے کہ سورہ فاتحہ قرآن مجید

سے الگ ہے یہ قرآن کا حقد نہیں ہے۔ اس کا کہنا کیسا

بھائی جیل صاحب یہ بصرت ناک اور سبق آموز

فیجہ ساتے تھے کہ تادیانی نوجوان کا

سوال: ایک کمپنی صرف سرام اشیاء تیار کرتی ہے

اوران کا دار ہی کے باوجود انتساب نہیں ہوا،

ماہرین کی ایک کمپنی کے سامنے جن میں غائب

اور پھر ان کے حلقہ تعارف کو معلوم ہے کہ وہ قری

گرتے گرتے ہندوستان کے اس شعبے میں

وہ پیزٹ گئی تو کیا اس کا تادیانی

جواب: اگر عاریتی ہوئی پیزٹ بغیر تعذی (زیادتی)

کے روٹ جائے یا گم ہو جائے تو اس کا تادیانی عاریتی

خواہ لعلی لعبرہ لا لوٹ لا بیس اس۔

صرف دار ہی نہیں بلکہ صرف اللہ تعالیٰ

بنانے والی کمپنیوں کے شیز لینا جائز ہے؟

جواب: ہاں جائز ہے لیکن اس وقت جگہ نفع اور ممان

دنیاد آخرت دونوں کی تباہی کا سبب بنے

جاتا ہے۔

(باتی مکان پر)

پل اصلاح معاشرہ کا نظر نہیں

محمود حسني ندوی

تجاویز کھیں کر تھے۔ بلکہ اور ہمہات کی سطح پر جھوٹی
چھوٹی کھیلوں تمام کی جائیں۔ اور بذات خود اپنی شادی
بیاہ میں اسراف اور فضول خرچ سے مکمل اجتناب کریں
تھا۔ اعلیٰ ہی سب کے لئے نہوں ہو گا اور موثر ہوتا
تھا۔ کیا جسی تحدیک کے دن مساجد میں خلاف شرعاً اور
بد زیادہ توجہ اور بیان کا اہتمام کیا جائے اور ضمیط سلط

بد اصلاح معاشرہ پلے منعقد کریں۔ اور سومنات و
کاغذوں دینا جائز ہے یا نہیں؟

جواب: جاہر کوئی اور صورت نہ ہو تو بدربجہ مجبوری غیر مسلم

کا خون دینا جائز ہو گا۔

سوال: کیا غیر مسلم کے برتن میں کھانا پینا جائز ہے؟

جواب: جنازہ کی نماز جوتے یا بچپن بہن کی بڑھ سکتے

ہے؟ یہ انتار دینا چاہیے؟

آن کے دینی رہنمائے دار ہی منڈانے کے

اجازت دے دی، لیکن غصیخیل ماحبے

جوab: جہاں کی رازتی حقیقی خدا ہے، وہ

جاءے گا تو اس دار ہی کے ساتھ بھی انتساب

سوال: ایک شخص کہتا ہے کہ سورہ فاتحہ قرآن مجید

سے الگ ہے کہا جاؤ ہے کیا حقد نہیں ہے۔ اس کا کہنا کیسا

ہے؟

جواب: رسمورہ فاتحہ بالاتفاق قرآن مجید کا جزو ہے

سوال: دار ہی منڈانے کے باوجود انتساب نہیں ہوا،

کامیاب ہونے کے بعد ان کا غالباً شامل میں

ماہرین کی ایک کمپنی کے سامنے جن میں غائب

تھے تھے خود سنا یا کہا شدرو یا میں ایک قادیانی

نوجوان بھی شریک ہو رہے تھے۔ ان سے بھی

یہ کہا گیا۔ انہوں نے اپنے اتالیقوں اور سرپرستوں

سے پوچھا اور اس خطہ کا اظہار کیا، اور بھائی

جیل صاحب نے اپنے والد مختار امام الحاج سید

فیضیل صاحب سے پوچھا۔ ان کا بیان ہے کہ

قادیانی نوجوان کو اُن کے سرپرستوں نے یا

سچتے تھے یا باطن ضروری بگتے تھے؟ جواب دیا

کہ میں اس کو ضروری سمجھتا تھا۔ اسی وجہ سے

کوئی تھی۔ اس نے کہا کہ جب آپ جانتے تھے کہ

اللہ کا حکم ہے اور اللہ کے حکم کے تحتدار مصی

ر کوئی نہیں ہے اور اس کے مطلب

وہ یہ کہ آپ اللہ کے وفادار نہیں ہیں۔ اور جو

شخص اپنے اللہ کا دنما دار نہ ہو وہ اپنے افسر کا

بھی وفادار نہیں ہو سکتے، لہذا آپ اپ کو

ملازم ہوتے ہیں۔ مخفی سے مخدور ہیں۔ مخفی

اللہ نے جو اس مخصوص میں اس طرح ذکر کیا ہے

دار ہی کا دار کہ آگئی تو یہ لکھنا فائدہ اور

دیپی اور عیرت دو عنطلت کے لیے بھی مفید

معلوم ہوتا ہے کہ غالباً انہوں نے خود سنایا

کہ جب آپ کا نہیں کے ایک بڑے امتحان میں

کامیاب ہونے کے بعد ان کا غالباً شامل میں

ماہرین کی ایک کمپنی کے سامنے جن میں غائب

تھے تھے اس کے حلقہ تعارف کو معلوم ہے کہ وہ قری

گرتے گرتے ہندوستان کے اس شعبے میں

اہل عہدہ تک پہنچے اور جب وہ پاکستان منتقل

ہوئے تو اس کے اہم افتکش جزیل کے اعلیٰ

عہدہ پر پہنچے اور اسی سے پہنچ لے۔ انت

خواہ لعلی لعبرہ لا لوٹ لا بیس اس۔

صرف دار ہی نہیں بلکہ صرف اللہ تعالیٰ

کے حقے احکام ہیں ان میں کسی کو یہ سوچ کر جھوٹنا

کر لوگ اس کا ذات اڑائیں گے کہ شیز لینا جائز ہے؟

جواب: ہاں جائز ہے لیکن اس وقت جگہ نفع اور ممان

دنیاد آخرت دونوں کی تباہی کا سبب بنے

جاتا ہے۔

اوہ نہ ہے مخفی پوری کیسوٹی کے ساتھ علماء قائدین ملت
کے خطابات ویاہات سنن گئے اور ان کا اثر لیا گیا۔
آل انڈیا اسلام پرستی لا یور ٹنے معاشرہ
میں متعدد خرابیاں اور بکار ڈیکھ کر جن کا خصوصیت
باقی تھے۔ اصلاح معاشرہ کے لئے اپنی ہم کا آغاز کیا۔
اس کے ملاوہ اس اجلas میں دنیوں میں

خطاب کرتے والوں میں مولانا تاجی خاں جیاہل الدین حبیب
سلیمان میٹھی نے جوہر مکالم استقبالیہ تھے خرابی استقبالیہ
پیش کیا جس میں انہوں نے دو روز جگہوں سے
پہلے دارالعلوم ندوۃ العلماء نے لیکھ کر ہوا ۲۰۱۳ء

جو ۱۹۹۵ء کو دارالعلوم ندوۃ العلماء کے ایک دیسی
شہر کی تاریخی اہمیت بتلاتے ہوئے میرٹ سیس میں

میدان میں دور ریزہ کا نظر نہیں منعقد ہوئی ہندوستان
مسلمانوں کی بنیادی حیثیت اور ان کی دینی و علمی اور

میں مختلف اور دو روز شہر ویل اضافات سے لوگ
بڑی تعداد میں آکر شرک ہوئے مجعع عالم سے زیادہ
خواص کا تھا اور ایک کامیاب اجتماع تھا جس کے اثرات

ذکر کیا اور یہاں اصلاح معاشرہ کے کام کی اہمیت
نیا یا طور پر کھوس کئے گئے۔ اسی موقع پر لیکھ ملک اعلیٰ

کیشی بھی بنی جس کے کمزوری مولانا سید محمد رابع حقی
مقرر ہوئے اس کے بعد ۲۰۱۴ء کا اکتوبر کو شہر غازی پوری

افتتاحیہ پیش کیا۔ اس میں انہوں نے علماء حنفیہ اسلاف
اصلاح معاشرہ کا نظر نہیں منعقد ہوئی جس کے درج ہوں
خصوصاً صاحفوں مولانا راشید احمد شاگرہ، مولانا اشٹی

تھنی نوی، مولانا محمد علی مونگیری، مولانا عبد الجمیع حنفیہ عربیہ
مولانا شاہ اللہ امرتسری، مولانا حمیم احمد مدفون

ایک کامیاب ایجاد تبلیغ اور آخر میں مولانا قاری

محمد طیب صاحب، مولانا اسٹریلیا اور بورڈ کی اصلاح معاشرہ کیشی

نے منظور کریا اور ۲۰۱۴ء نومبر تاریخ تعمیں ہو گئی۔
اہل شہر میرٹہ قابل مبارکہاد ہیں کا نظر نہیں

یہ ٹھوڑی میں اصلاح معاشرہ کا نظر نہیں کیا میاں بنائے
اور مولانا عبد اللہ میشیش نے اس اہم کانفرنس

کی ایجاد کو شکش کیا۔ بڑی تعداد میں لوگ
کو یا مقصد بنائے اور یا تجسس بنائے کے لئے چند

شریک ہوئے مندوں میں کامیاب ہا
والا تم پر حکم کرے گا،
اور پڑے اسلامی ارشاد خارج اعلیٰ ہے
حال جو آپ کے قرب و حوار کے رہے والے تھے
(باقی ص ۱۳۱ پر)

۱۰ دسمبر ۱۹۹۳ء

نہیں کہ آپ کی سرت دہ آئینہ شفاف ہے جس کے
امد ہر انسان اپنی مشکلات کے لمحے ہوئے
گیوسونا ر سکتا ہے،

قرآن جو خدا کی آخری اور لا زوال کتاب ہے
اس کی ترویت ازگ اور نیا بین آج بھی ویسے ہی باقی
بے جیسا کہ نزول کے وقت تھا، اس کا اسلوب
نہ زمانی ہے نہ مکانی بلکہ سرحدی اور عالمگیر ہے
اسلام نے ظلم و تعدی کی بجٹی میں سکتی ہوئی
انسانیت کو عدل و انصاف، اخوت و محبت، مساوات
و مواسات، راست اطمینان کا شایعہ عطا کیا۔

و شہیت و بُت پرستی کے تاریک گردھ سے نکالکر
و حدا نیت و رسالت مبداؤ و معاد کا جان نواز
تصور عطا کیا، جمالت و بربریت کے جنگل سے
نکال کر علم و فن تہذیب و تکدن کے جہستان سے
روشناس کرایا۔ دنیا پر اور نوچ بشری پر اسلام
کے۔ ہی وہ احسانات ہیں کہ جس کے سامنے انسانیت
کی گردن جملکتی لنظر آتی ہے۔

لچیه: سوال و جواب

سوال: ایک شخص تہائناز پڑھ رہا تھا کہ دوسرے
دوں آکر شرک ہو گئے تو کیا وہ بحیثیت امام نماز
پڑھ سکتا ہے؟

جواب: ہاں وہ منفرد بحیثیت امام نماز پڑھ سکتا ہے
حضرت ابن حبیشؓ سے روایت ہے کہ ایک رات
میں اپنی خالہ میمونہؓ کے یہاں سویا۔ رات کو جب
تیس صلی اللہ علیہ وسلم الحمد کر نماز پڑھنے لگے تو میں
بھی آپؐ کے ساتھ شامل ہو گیا۔ (بخاری، سلم)

حضرت ابو سعید سے روایت ہے کہ جیسا کہ اللہ
علیہ وسلم نے ایک آدمی کو تنہا نماز پڑھتے دیکھا تو فرمایا
کیا کوئی ایسا شخص ہے جو اس پر صدقہ کرے اور
اس کے ساتھ نماز پڑھے (ابوداؤد۔ ترمذی)

کرتا رہے، مایوسی دبشنگوں اور خدا کی رحمت سے
نا امیدی اس کا نصیبہ بن جکا ہے، یہی وجہ ہے کہ ہمکو
بدراپ کی ہر چیز سے مایوسی دبشنگوں کے نقطے پر
نظر آتے ہیں، خواہ اس کا تعلق دنیا ہے ادب سے ہو
یا فنون سے، دفتر اخلاقیات سے ہو یا معاملات انسانی
سے، اس کی اصل وجہ یہ ہے کہ اس کے عقیدہ کی اینٹ
خام بلکہ ستر سے اس کا وجود ہی نہیں ہے، اور یہی
دوہ مزارج فاسد ہے جس کے تعفن نے پوری مغربی
سو سماں تک کو جہنم بنارکھا ہے۔

۱۰ اسلام کی چارہ جوئی و چارہ سازی

انسان کے بارے میں اسلام اور دنگر نہ اہب
وادیان کے نقطہ نظر میں زبردست تفاوت ہے،
انسان کے بارے میں اسلام کا تصور اور اس کا موقف
جس سے اس کی شخصیت اور اس کی قدر و تیحیٰ کا
صحیح اندازہ ہوتا ہے کہ انسان روئے زمین پر خدا کا
نام اور اس کا دارث ہے، اسلام چونکہ ایک
بے کہ دین کو سیاست سے اور سیاست کو دین
سے جدا نہیں کیا جاسکتا ورنہ لا قانونیت جنم لیگی
فداد و بگارڈن نئے فتنہ سامانیوں کے ساتھ سر
الٹھائے گا۔ ۶۷
” جدا ہو دیں سیاست سے تو رہ جاتی ہے جنگلی“

دین میں لوگی زبردستی ہے میں

ہمہ میر درد میرہ بہبے سے سے ریں دیجے
دونوں کی رعایت کل ہے دیگر نہ اہبک طرح وہ افراط
و تغیریط کا شکار نہیں۔ اسلام نے انسان کے
بارے میں جو معتدل اور فطرت سے ہم آہنگ
خابطہ حیات پیش کیا ہے اس کے اندر انسانی
مزاج کی طبیعت کی پوری رعایت جملکتی ہے اسکے
خدو خال اپنی پوری رعنائی و رذائل کے ساتھ آشکارا ہیں
اس سے یہ بات روز روشن کی طرح عیان
ہو جاتی ہے کہ اسلام ایک ستقل بالذات نہ ہب
ہے اس کے کچھ خواص و اقدار ہیں اس کی بنیاد وحی ہی
اور فطرت انسانی پر ہے اس کے برعکس دیگر

مذاہب و ادیان و فلسفوں کی بنیاد نظر و تکمیل
قرآن و قیاسات پر قائم ہے۔
خداوند قدوس نے نوع انسانی کے لئے تین
چیزوں کا انتخاب کیا ہے پہلے یہ کہ اس نے اسلام کو
اور روشن ہے اس میں کسی قسم کا التباس اور غرض
رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت طیبہ

، دنیا کے اندر کوئی ایسا مذہب نہیں ہے
جو اپنے تبعین کو عزت و شرف کے خلعت نام

سے نوازے یکن مذہب اسلام کد اس کی دلہیز
قدم رکھتے ہی انسان اپنے کو ایک محفوظ قلعہ میں
تصور کرنے لگتا ہے اس کے لگشن عطر بیرون میں دا
ہوتے ہیں جین و سکون امن دا طینان کے مشک

جھونکے چلنے لگتے ہیں جس میں انسان فلق و اضطراب
بے چینی و بے اطمینانی کی زنجیر کو اتار کر فرحت و سرور
کا ہمارا پنے گلے میں ڈالتا ہے، اسلام کی نواز شات
اور اس کے فیضان کا چشمہ کبھی خشک نہیں ہوتا،
بلکہ رحمت الہی اس کو اپنے جلو میں یکر سعادت اخروی
کی شاہراہ پر چلتی ہے، یہاں تک کہ وہ بام مراد تک
ہنچکر سرخرد ہوتا ہے، اور یہی وہ چیز ہے جو انسان
کی سب سے بڑی ضرورت ہے،

اُنسانی زندگی میں ایمان کا کردار

ایمان باللہ روح انسانی کیلئے مرہم، نبیا
سینوں کیلئے شفا اور ہر زمانے کی الجھی ہوئی تھی

کا حل اور ہر درد کا مذوا ہے، ایمان وہ ہتھیار ہے

بیس سے بیس ہو کر اسان استقلال دیا مردی کے سامنے
زندگی کی مشکلات پر قابو پاسکتا ہے ایسان وہ

سرچ لائٹ ہے جو زندگی کے ہر محاذ پر مرد میور
کی حفاظت و صیانت کے فریضہ کو انعام دیتا ہے

اسی حوت سے ہر حال میں دہ مکار الہی میں زمزہ رہتا ہے، مایوس کن حالات کے زینہ میں پھنس کر دے۔

لیقین کے ذریعہ مایوسی اور نما امیدی کے سیاہ پر دو
کو یا شر باشر کر ڈالتا ہے

یکن انسوں آج مغربی دنیا مالیوسی کے چند مر

شاید اور بہت زیادہ کرے ایک مائدہ میں لفظ
جو بہت دور بھی ہے اور قریب بھی، ملکن بھی ہے
اور نا ملکن بھی، لیکن اس کا لکھنا حصر ہے، جو ہم
جانتے ہی نہیں، ہم سچ کی ماں سچ کی غائبی

زندگی، ان کے ابتدائی احباب، ان کے ساتھ ان کے تعلقات، ان کے روحانی مشن کے نزدیکی حلوع، یا ایک سینکڑوں کی نسبت ہم کیا جانتے ہیں؟ ان کی نسبت کتنے سوالات کم میں سے ہر ایک کے ذہن میں پیدا ہونے میں جو سہی سوالات ہیں گے۔

لیکن اسلام میں ہر چیز متناہی ہے، یہاں دھندا
پن اور راز نہیں ہے، ہم تاریخ رکھتے ہیں، ہم محمدؐ
کے متعلق اس قدر جانتے ہیں، جس قدر یہ تحریک اور
ملٹیٹ کے متعلق جانتے ہیں، میتھا لو جی، فرضی فلانے
اور ما فوق الغطرت، واقعات ابتدائی عرب مصنفین
میں نہیں، یا اگر سہی تو وہ آسانی سے تاریخی واقعات
سے الگ کئے جاسکتے ہیں، کوئی شخص یہاں نہ خود
کو دھوکا دے سکتے ہے، اور نہ دہ سرے کو، یہاں
پورے دن کی روشنی ہے، جو ہر چیز پر پڑ رہی ہے،
اور ہر ایک بگ وہ پہنچ سکتی ہے۔ ”لئے

پھر صرف صحیح و استاد کا محاصلہ نہیں اکتب
حدیث اتنی واضح مفصل اور دقیق معلومات پیش کیے
ہیں، جن سے زیادہ کا تصور زانافی عقل برکتی ہے
اور زانافی تاریخ کے عظیم افراد کے (جس میں انبیاء
و مرسیین بھی شامل ہیں) حالات و واقعات کے محفوظ
رکھنے کی کوششوں کا طور پر اس کی تائید کرتا
ہے، سیرت کی کتابوں سے قطع نظر صرف حدیث و مہماں
کی کتابوں پر ایک سرسری نظر والینا ہمارے مدد
کو ثابت کرنے کے لئے کافی ہے، قارئین صرف انہیں
مطابق "أَلْفَلِيْلُغُ الشَّاهِدُ الدُّعَامِيْبُغْرِبٌ"
مبین "أَدْعَى مِنْ سَامِعٍ" ان لوگوں تک بھی
پہنچ گئیں، جو اس موقع پر موجود تھے، اور بس
کو صحیح اور اپنا دلیف بنایا، حلاق کا کیا نام تھا

حدیث مسلمانوں کی مستندی کے
حجۃ الوداع کے متعلق آفی ہیں، ان کو ان میں ایسی
جزئیات و تفصیلات ملیں گی جن کی کسی فرقہ خصیت
کے حالات و واقعات کے دفتر سے بھی تو قائم مشکل نہیں

خطبات مدرس "میں لکھتے ہیں:-
۱۔ جان ڈین پورٹ صاحب نے ۱۹۶۷ء میں انگریزی
میں سب سے زیادہ ہمدانی کتاب (APOLOGY FOR MOHAMMAD & THE QURAN)

دِنْهُدَرْ صَلَمْ، اور قرآن سے محدث نکھلی ہے، اس
کتاب کو وہ ان الفاظ سے شروع کرتے ہیں:-
”اس میں کچھ شبہ نہیں کرتا مام مخفین اور فانجوں
میں ایک بھی ایسا نہیں ہے، اور حبس کے دفاتر عربی
محمد کے دفاتر عربی سے زیادہ تر مفصل اور کچھ
ہوں۔“

ریورنڈ باسور کے اسم تھے 1805 WORTH
1813 H سعد فیلو آف ٹرینٹی کالج اوسکفورڈ نے
میں "محمد اینڈ محمد نرم" کے نام سے رائل انسٹی یوو
آف گریٹ بریلن میں جو لکھر دیئے تھے، اور جو کتاب
صورت میں چھپے ہیں، ان میں ریورنڈ موصوف
نہایت خوبی سے کہا ہے:-

”جو کچھ عام طور سے مذہب کی راہ بداران معلوم
کی، لیست صحیح ہے، وہی بدستی سے ان تین مذہب
و انہ کے انتہا کرنے والے ملکوں میں جن کو کہا

بہتر نام موجود نہ ہونے کے سبب سے تاریخی کتب
ہیں، ہم مند ہب کے اولین اور ابتدائی کارکنوں
کی نسبت بہت کم، افسان کی نسبت حنبوں نے
کی محنتی میں بعد کو اپنی محنتیں ملا ہیں، شاید
جلتے ہیں، ہم زرتشت اور کنفیوشر کے متعلق
اس سے کم جاتے ہیں، جو سلوں اور سفرات کے
جاتے ہیں، موسیٰ اور یوشع کے متعلق اس سے کم
ہیں، جو ہم ایمبرس (AMBROSE) اور
کے متعلق جاتے ہیں، ہم درحقیقت یعنی کی نند

مکروہ میں سے مکرا جانتے ہیں، ان سک برسوں
حقیقت سے کون پر دھاٹا سکتا ہے، جس نے
سال کے لئے راستہ تیار کی، جو کچھ ہم جانتے
اس نے دنیا کی ایک تباہی کو زندہ کیا ہے،

تعریف میاں تکمیل
سامنے آتا ہے، جس میں انہوں نے اپنی کوتائی کا
بے تکلف اقرار کیا ہے کہ وہ محض "آج کل" اور ذرا لغت
سفر کے موجود ہونے کی بنا پر اطمینان کی وجہ سے
کو محفوظ کر دیا ہے۔

عز وہ بُوكِ رسولِ اللہ کی تحریر ہے میں اس صورت
بندہ نہیں ہے) وہ غفلت کا سطح شکار ہو گئے ہیں
جن آنکھوں نے کاشا زنبوت میں دُو دُلہینے چوہا
گرم ہے نہیں دیکھا، آنکھوں نے پیٹ پر پھر بندہ حا
ہوا اور پیٹ مبارک پر چانی کے نشانات پڑے
پورے دیکھے، جس نے سونے سے پہلے بے قرار ہی کے ساتھ
ٹک کر باقی رہنا، اور تمام آنے والی نسلوں کو علی ہموز
سنائی۔ ۵۹

اور عمل کے جذبات و محرکات، اور قلب و دماغ کو اسی طرح امام و محدثین پر خدود کا بجا ہوا سوناراہ خدا میں خرج ہوتے دیکھا جس نے مرض وفات میں جراح غ کا تیل پڑو سی کے گھرے قرض آتے ہوئے دیکھا، اس پر دنیا کی حقیقت کیسے چپ پکتی ہے، اور زندگی کا جذبہ اس کے اندر کیسے جس میں لطیف و غیور نسوانی شعور و احساسات ایمان و اعتماد، اور رضا و وفا کی یقینیں، جیک وقت اس طرح جھلک رہی ہیں کرادب و تاریخ میں اس کی مثال ملنی مشکل ہے، اسی کے ساتھ ان کے والد و اجدابو بکر صدقیؑ کے صبر و تحمل اور سلط بن اشناز کے بارے میں ایثار و فرقہ اپنی کی وہ مثال ملتی ہے، جس سے

پھر اس ماحول میں صرف کاشاڑی نبوت ہی کا دروازہ نہیں کھلا ہوا ہے، جس سے دیکھنے والوں کو یہ سب نظر آتا ہے، بلکہ صحابہ کرامؐ کے گھروں کے دروازے بھی کھلے ہوئے ہیں۔ اور ان کے گھروں کی زندگی و معاشرت ان کے "دنوں کی پیش" ان کی شبوں کا گذارہ، ان کی بازاروں کی "صرفیت" اور مسجدوں کی فراغت، ان کی بُنفسی و تلبیہت اور ان پر نفس انسانی کے حلقے، ان کا "القیادہ کا محل" اور ان کی بُشری لخزشیں سب عیال ہیں، یہاں مکارم اخلاق کے دفترخانی ہیں، اسی طرح عاطبین ابی بلتوکی ایک بُشری لخزش اور اجنبیہ مادی غلطی (رجو فتح مکر کے موقع پر) میں آئی تھی، احادیث صحیحہ کے اس ذخیر میں تجھیاتی نہیں کئی کروہ بھی ایک زندہ انسانی معاشرہ کا پہلو، اور فطرت انسانی کا خاصت ہے جس سے سلکنے والے بہت کچھ سیکھ سکتے ہیں، اسی کے ساتھ ۲۴ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کلب پایاں عفو، سابق خدمات اسلامیہ کی قدر و اعتراف، اور اپنے خدام و جان شاروں کی طرف سے مدافعت کا منور بھی

ابوظبی انصاری کے ایثار کا واقعہ بھی انکھوں کے سامنے
لند رکھ لئے جب انکھوں نے بہانے سے چراغ بچا کر
بہانوں کو شکم سر اور خود کو بھوکار رکھا، حضرت کعب
ابن مالکؓؒ کے غزوہ تجویں سے بچ دلانے کا قصہ بھی

تَمَيِّرِ حَيَاةٍ

پِنْدِ سَارِفُونَز

ایمان بے گل قیں سے نہیں

بائے افسوس الوجوں کو امید و اور خیالی مصوبوں نے خارت کیا زبانی میں ہیں عمل کیا اور اس نہیں، علم بے مکار اس کے تقاضوں کو پورا کرنے کے لئے صبریں ایمان بے گل قیں سے خالی آدمی بہت نظر کے ہیں، مگر دماغ نیا آئے جانے والوں کا شکر بے مکار بندہ خدا ایسا انظہریں کی تاج سے دل گئے لوگ اپنے نکل گئے، انھوں نے سب کچھ جان یا پچھر گئے انھوں نے پہلے حرام کیا پھر اسی کو حلال کر دیا تمہارا دین کیا ہے؟ ایمان کا ایک چیخارہ اگر پوچھا جاتا ہے کیا تم روزِ حساب پر یقین رکھتے ہو تو حساب ملتے کہ کہاں؟ اس کے علم کے لئے مالک کی خاطر کہا موسیٰ کی شان تو یہ کہ وہ قوی فی الدین ہو، صاحب ایمان و یقین بے اس کے علم کے لئے حلم اور اس کے طلب کے لئے علم باعثِ زینت ہو، عقلانِ رہو، لیکن زم خواں کی خوش پوشی اور ضبط اس کے فخر و افلام کی پرده داری کرے، دولت پتواعتدال کا داں باختہ نہ چھوٹنے پائے، خرچ کرنے میں شفیع خست حاولوں کے حق میں رسم و مرکبِ حقوق کی ادائی میں کشادہ دست و فراخ دل، انصاف میں سرگم مقابلاً قدم کیے نفت ہو تو اس کے حق میں رسیدتی نہ ہوئے کہی محبت ہو تو اس کی بعد میں حشریت نہ بڑھنے پائے، ریعِ صینی کرتا ہو، و نظر و اشارہ، طحن و شنیع، نہ لاخی سے اس کوچک کام ہو، نہ بھوکھتے اپنی چلنگوں میں کرتا ہو جاس کا حق نہیں اس کے پچھے نہیں پڑتا جو اس پر واجب استا ہے اس کا انکار نہیں کرتا، مذہب میں حصہ نہیں بڑھتا، دوسرے کی مصیبت میں خوش نہیں ہوتا، دوسرے کی مصیبت کی مصیبت اس کو مت نہیں ہوتی موسیٰ کو خالی میں خسرو اور نازوں کا ذوق ہوتا ہے اس کا کلام شفا کا پیام، اس کا صبر تقویٰ اس کا سکوت سراسر گورہ نکلا، اس کی نظر سر ایاد اس وجہ سے، عالم اسی صحبت اختیار کرتا ہے علم کی خاطر خاوش ہوتا ہے تو اس لئے لگنا ہوں اور گرفتے مخفون ہوئے بونا تو اس کے کچھ اثرات، کمال اور فائدہ حاصل کرے، یہی کے اس کو خوشی ہوتی ہے غلطی ہو جاتی ہے تو مستحبہ نہ ہے اس کے دل میں کسی کی طرف سے رنج آتا ہے تو معافی تلافی کر لیتا ہے اسے کوئی جہالت کرے تو وہ عمل اور اس کے کام لیتا ہے ظلم کیا جاتا ہے تو وہ صبر کرتا ہے کوئی اس کے حق میں نہ انصافی کرے تو وہ انصاف کوئی چھوڑتا ہے اللہ تعالیٰ کے سو اکسی کی بناء نہیں لیتا، اور اس کے سو اکسی سے مدد نہیں پیا، اس کا سمجھیں با وقار اسماں میں سمجھ کر کوئی اپنے قانون آرام و عیش کے زماد میں شاکر مصیبت اور آنماش کی لکڑیوں میں صابر۔

حضرت حسن بصریؑ — مانو زاد، تائید حضرت دہشتؑ

TAMEER-E-HAYAT

FORTNIGHTLY
NADWATUL-ULAMA, LUCKNOW-226 007 (India)

لکھنؤ کے قدیم مشہور و معروف
صنبل سے تیار کردہ خوشبو
دار عطریات، عمدہ و اعلیٰ
قسم کے روغنیات و عرق
یکوڑہ، عرق گلاب
و دیگر عطریات کی



ایک قابل اعتماد دوکان۔ ایک مرتبہ
تشریف لاکر خدمت کا موقع دیں

خط و کتابت کا پتہ

268898

اظہارِ احمد اینڈ سس پیر فیو مرنس، چوک لکھنؤ

آپ کی خدمت میں جدید و دلکش
سوئے چاندی کے زیورات کیلئے

ہمارا نیا شور و فرم

گھنٹہ پیلس

حاجی عبد الرؤوف خاں، حاجی محمد فتحیم خاں محمد معرف خان

ایک مینار و سبیل کے نام پر ایک بچوں کی حکمت

267910

چشمکھر

بچا لیکر شکر کے درجہ آنکھوں کی جائی کی جاتی ہے
Auto Refracto Meter AR-860

چشمکھر سے متعلق تمام چیزیں دستیاب ہیں
لیکے با رخصہ خدمت کا موسم ہوئی ہے

اسد، رجن، ایگر
چشمکھر، محلہ مہاجنی ٹولر پوسٹ سرکل میر

صنعت عغائب گرد ۲۴۳۰۵ خون: ۲۴۳۰۵
768482



نورانی تیل

درد، زخم، بیوٹ کی بہترین دوا

یہ بیل پر درگ لائن سس نمبر
کیپ سول پر (۷) مارک ضرور دیکھیں، انہیں کہیں کی کہیں کوئی

راپنے نہیں ہے دھوکہ نہ کھائیں میزو کا بنا اصلی نورانی تیل مسکو کا
ہستہ دیکھ کر خسر یہ میں۔

INDIAN CHEMICAL MAU.N.B. 275101